عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۴۸ — ۱۸ تا ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء

بدامنی سے نجات کا واحد حل

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

بنیاد پرستی جرم یا سعادت؟

مقصد حیات

دنیا نہیں — بلکہ آخرت

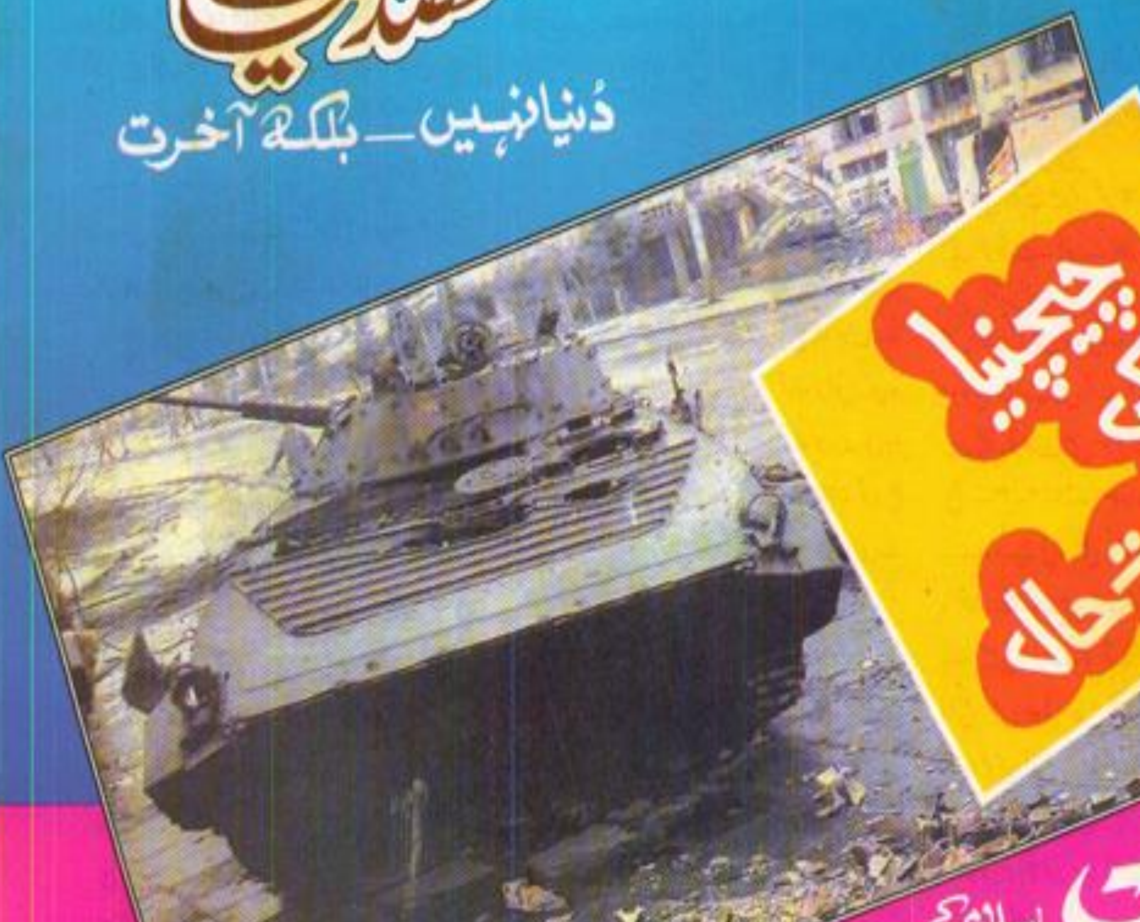

چیچنیا کی صورتحال

قادیانیت

اسلام کے متوازی نیا دین

غصے کی حالت میں طلاق کا حکم

گل محمد

س :۔ جناب مفتی صاحب آپ سے معلوم کرتا ہے کہ میں ایک سالہ بچے کا باپ ہوں۔ تقریباً" بیس دن پہلے میں اپنی بیوی کو راضی خوشی اپنے سسرال کچھ دن آرام کرنے کیلئے چھوڑ آیا تھا۔ بیس دن بعد جمعہ کا دن تھا میں اپنے گھر یہ کہہ کر کہ میں اپنی بیوی کو سسرال سے لینے کیلئے جارہا ہوں میں سسرال والوں کے گھر پہنچا اور گھر کے دروازے کی چوکھٹ پار کی تو مجھے نہ جانے کیا ہوگیا میرے ہوش خطا ہوگئے اور ایک بچے کو میں نے اپنی گود میں اٹھالیا جو اس وقت ننگا تھا میں نے اپنی بیوی سے بات تک نہیں کی اس کو مارا پیٹا اور اس کو اور اپنی ساس کو جو میری پھوپھی بھی لگتی ہے گالیاں دیتا ہوا اور تین چار دفعہ طلاق ہے طلاق ہے کہتا ہوا گھر سے اپنے بچے کو لے کر میں اپنے گھر پہنچا۔ میں جب اپنے گھر پہنچا تو بالکل ٹھیک تھا ہوش حواس درست تھے۔ تھوڑی دیر بعد میرا بڑا سالا ہمارے گھر آیا اس نے بتایا کہ اپنے سسرال کے گھر اپنی بیوی اور ساس کو گالیاں دے کر آیا ہوں اور تین چار دفعہ طلاق طلاق ہے کہہ کر آیا ہوں۔ جیسا کہ میں نے اوپر تحریر کیا ہے کہ میرا اپنی بیوی سے نہ کوئی جھگڑا تھا اور نہ ہی کوئی جھگڑا ہے لیکن میں اپنے سسرال کے گھر گیا تو میں ہوش میں نہ تھا مجھے پتا نہیں کہ میں نے اپنے سسرال کے گھر کیا کیا اور کیا کچھ کہا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ میں نے بدحواسی میں اپنی بیوی کو تین چار مرتبہ طلاق ہے طلاق ہے کہا واقعی یہ طلاق ہوگئی ہے؟ برائے مہربانی کتاب سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

ج :۔ بصورت مسئولہ قضاء" تین طلاق واقع ہوچکی ہیں اور بیوی مغلظہ ہوگئی بدون حلالہ شرعی کے اب دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ رہا مسئلہ زیادہ غصہ آنے اور مدہوش ہونے کا تو بظاہر اس پر کوئی دلیل شرعی موجود نہیں کہ مجنون 'معتوہ یا مسحور سمجھا جائے اور واقعہ مذکورہ سے پہلے اور بعد ایسی کیفیت کا طاری نہ ہونا بظاہر قرینہ ہے کہ یہ شخص معذور نہیں واللہ اعلم بالصواب

جبر کے ساتھ طلاق کا حکم

محمد احمد 'کراچی

س :۔ میں میڈیکل کالج میں پڑھاتا ہوں۔ میری پہلی بیوی جولائی ۸۷ء میں بعارضہ کینسر انتقال کرگئیں اس وقت میں تقریباً" ۵۵۔ ۵۶ سال کا تھا۔ پانچ بچے ہیں جو اس وقت میڈیکل کالج اور انجینئرنگ میں پڑھ رہے تھے ۴ لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا جن میں ۳ لڑکیوں کی شادی کردی ہے لڑکے کی شادی بھی ہوگئی ہے صرف ایک چھوٹی لڑکی باقی ہے جس کی شادی انشاء اللہ ۱۹۹۶ء میں ہو جائے گی۔ بیوی کے انتقال کے بعد میں نے ۱۹۸۹ء میں دوسری شادی کرلی۔ اس شادی کے وقت تین لڑکیوں کی شادی ہوچکی تھی۔ بیٹا امریکہ چلا گیا تھا اب سے چھوٹی بیٹی کو میرے پہلے سسرالی عزیزوں اور بہن بھائیوں نے اتنا بھڑکایا کہ ہر وقت لڑائی جھگڑا پر آمادہ رہتی تھی۔ میں اس کو کہیں بھیج بھی نہیں سکتا تھا۔ اور نہ ہی وہ خود جاتی تھی سب نے مل کر مجھ پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا کہ میں اس بیوی کو طلاق دے دوں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ۱۹۹۰ء میں مجھ سے کہا گیا کہ یا تم بیوی کو رکھو یا ہم لوگوں سے تعلق رکھے میں پھر بھی کسی نہ کسی طرح گاڑی کھینچتا رہا۔ مگر بیوی کے رشتہ دار بھائی بند برابر مجھ سے جھگڑا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کونسلر کو درخواست دے دی کہ بیوی کو حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے۔ اور کھانے پینے کو نہیں دیتے ہیں۔ رات دس بجے کونسلر نے آدمی بھیجے میں نے انکار کردیا۔ انہوں نے زبردستی اٹھالے جانا چاہا۔ میں گھر سے دوسری چھت سے ہو کر باہر چلا گیا۔ کونسلر بیوی کو گھر سے نکال کرلے گیا۔ دوسرے دن میرے بچوں پر زور دیا اور میں بھی غصہ میں تھا۔ کہ اب تو طلاق دو' ایک وکیل سے وہ طلاق نامہ لکھوا کر لے آئے مجھ سے تین جگہ دستخط کرائے اور وہ طلاق نامہ بیوی کو بھیج دیا۔ جو اس نے وصول نہیں کیا۔ اپنا سامان اس نے منگوالیا۔ اس کے بعد بیٹے کی شادی ہوئی اور اب چھوٹی بیٹی کی بھی شادی اور رخصتی انشاء اللہ ہو جائے گی اور میں تنہا رہ جاؤں گا تقریباً" ایک سے بیوی کے عزیز اس کوشش میں ہیں کہ مصالحت ہو جائے۔ میں سوچتا ہوں کہ کسی غریب عورت کو سہارا بھی مل جائے گا اور شاید جو گناہ مجھ سے سرزد ہوگیا ہے اس کا ازالہ بھی ہو جائے بہت ہی مختصرا" میں نے آپ کو حالات تحریر کئے ہیں۔ اب آپ سے دینی مشورہ درکار ہے کہ

۱۔ آیا اگر میں سابقہ بیوی کو لانا چاہوں تو کیا لا سکتا ہے؟ (طلاق [illegible]) ہے سب مجبوری کے تحت ہو گیا کیونکہ بیٹے نے گولی مار دینے کی دھمکی بھی دی تھی۔)

۲۔ اس کے لانے کیلئے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔ زرا تفصیلاً بتا دیجئے۔

۳۔ یہ طلاق شرع میں مانی جائے گی یا نہیں۔ کیونکہ میں نے صرف کاغذ پر دستخط کئے تھے منہ سے یا دل میں کچھ نہیں کہا تھا۔

۴۔ اس وقت میری عمر ۶۲ سال ہے۔ ۴ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ میرے بعد یا میں اپنی زندگی میں اگر ترکہ تقسیم کرنا چاہوں تو کس حساب سے کروں ترکہ میں مکان' زمین اور بینک میں موجود پیسے ہیں۔

مولوی صاحب میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا جواب سے پہلی فرصت میں سرفراز فرمایئے۔

ج ۔۳۔۲۔۱:۔ بصورت مسئولہ اگر واقعی جان سے مار دینے کی دھمکی کے ساتھ زبردستی طلاق نامہ پر دستخط کئے گئے ہیں اور شوہر نے الفاظ طلاق زبان سے نہیں دہرائے تو شرعا" اس کارروائی سے طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح بدستور باقی ہے شوہر عدالت میں دعوی دائر کرکے بیوی کو گھر لا سکتا ہے واللہ اعلم

۴۔ اگر زندگی ہی میں تقسیم کرتا ہو تو سب کو برابر برابر حصہ دینا ہوگا اور مرنے کے بعد لڑکے کو لڑکیوں سے دوگنا ملے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ | بتاریخ ۱۸ تا ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۱۸ تا ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء | شمارہ نمبر ۴۸

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل ۲
۲۔ اداریہ ۴
۳۔ بنیاد پرستی۔ جرم یا سعادت ۶
۴۔ مقصد حیات۔ دنیا نہیں بلکہ آخرت ۱۲
۵۔ چیچنیا کی صورت حال ۱۵
۶۔ بدامنی سے نجات کا حل واحد حل ۱۷
۷۔ قادیانیت۔ اسلام کے متوازی نیا دین ۲۱
۸۔ اخبار ختم نبوت ۲۶

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

کمپوزنگ
ارشد دوست محمد

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۴۳ بزرٹہ لائن کراچی

ختم نبوة
KHATME NUBUWWAT

صدائے ختم نبوت

اداریہ

قانون ''توہین رسالت کی سزا'' میں ترمیم کے خلاف ہڑتال کا اعلان

جب سے موجودہ حکومت کا ایوان اقتدار پر تسلط ہوا ہے پاکستان کی قومی زندگی کو انتشار و بدامنی کے نت نئے زاویئے دیئے جا رہے ہیں۔ سیاسی افراتفری' انتظامی بدنظمی اور انتقامی مزاج کی آبیاری کو قانونی تحفظ دینے کی جو راہیں اختیار کی جارہی ہیں اشاعتی و نشریاتی مواد کے پیش نظر ہر ذی شعور اور صاحب فہم اس کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اور قومی زندگی کا دھارا جس سمت کو اختیار کر رہا ہے وہ خوش آئندہ نہیں نظر آتا۔ ان عوامل میں دین اور اہل دین کے خلاف حکومتی اقدامات سے بے چینی کا ایک مزید عنصر شامل کر کے گویا قومی زندگی کو آتش فشاں کے دہانے کی طرف دھکیلنے کی روش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان اقدامات میں سب سے خطرناک پہلو قانون ''تحفظ ناموس رسالت'' کے تحت توہین رسالت کے مرتکب موذیوں کیلئے قانون میں تجویز کی گئی سزا کو ناقابل عمل اور غیر موثر بنا دینے کی غرض سے قانون میں ترمیم کرنے کا فیصلہ ہے۔ کچھ عرصہ پہلے حکومت نے ایسے اقدام کا عندیہ دیا تھا جس پر مسلمانوں کی طرف سے احتجاجی ردعمل کے نتیجہ میں خاموشی اختیار کر لی گئی تھی۔ اس کے بعد نئی منصوبہ بندی کر کے پہلے اعلیٰ عدالتوں کے نظام کو از سر نو حکومتی مفادات کے مطابق ترتیب دیا گیا اور اب اعلیٰ عدالتوں کے کارپردازوں کو ماتحت عدالتوں میں منصفین کے تقرر کے اختیارات کی نوید سنائی گئی ہے۔ جس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے اس صورت حال میں حکومت میں شامل بعض حضرات کے اس انکشاف پر کہ ''کابینہ نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں توہین رسالت کی سزا سے متعلق حصے میں ترمیم منظور کر لی ہے'' مسلمانوں میں اضطراب کی نئی لہر دوڑ گئی ہے چنانچہ تمام مکاتب فکر کے سرکردہ نمائندوں نے ''ملی یکجہتی کونسل'' کے قیام پر اتفاق کر کے دینی شعائر کے تحفظ کیلئے اپنے تئیں ایک اجتماعی نظام کا اعلان کیا اور مسلمانوں کے اضطراب سے حکومت کو آگاہ کرنے کی غرض سے ۲۹ر مئی ۱۹۹۰ء کو ملکی سطح پر علامتی ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے اس ہڑتال کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کی مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ اس ضمن میں چند امور کو پیش نظر رکھنا ازبس ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ گزشتہ دنوں ہڑتالوں کو ناکام اور غیر موثر بنانے کے لئے جس طرح ریاستی مشینری کو حرکت میں لایا گیا اور اس کے جو اثرات مرتب ہوئے اس کے پیش نظر تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد' اداروں' تاجر انجمنوں' ٹرانسپورٹ تنظیموں ٹریڈ یونینوں وغیرہ سے موثر رابطہ قائم رہنا چاہئے۔

۲۔ ہڑتال کو موثر بنانے اور پرامن رکھنے کے لئے محلہ وار کمیٹیاں بنائی جائیں جن میں علاقے کے بااثر دیندار [illegible]ت کو شامل کیا جائے۔

۳۔ ہڑتال کو ہر پہلو سے پرامن رکھنے کے لئے شرپسند عناصر پر گہری نگاہ رکھنا ہوگی۔ خصوصاً'' قادیانی لابی کی نگرانی اہم معاملہ ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ اپنے کارندوں کے ذریعہ اس پرامن احتجاج میں تشدد کا عنصر شامل کر کے صورت حال کو بدل کر رکھ دیا جائے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں ایسا ہو چکا ہے اور ۱۹۷۴ء میں بھی اس کی کوشش کی گئی۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ اور ۱۹۸۴ء تحریک امتناعِ قادیانیت کے موقعہ پر بھی پرامن تحریک کا تشدد کی طرف رخ موڑنے کی کوششوں کا معاملہ پرانی بات نہیں ہے۔ اس لئے ملی یکجہتی کونسل کے ذمہ دار حضرات کے لئے ان پہلوؤں کو نظر میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

سیاست کے جھمیلوں سے دامن بچا کر دین کی خدمت میں مصروف دینی اداروں اور تنظیموں کے کارپردازوں کے لئے دوسرا رخ پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے وہ یہ کہ حکومتی ارکان ایک عرصے سے دہشت گردی کو بنیاد پرستی کے سر منڈھ کر دینی مدارس کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے میں مصروف ہیں ''تحریک نظام مصطفیٰ'' کے انداز پر سیاسی عناصر کے تحریک چلانے اور اس ضمن میں ہڑتال کے اعلان پر سوچ بچار کر کے ردعمل کا اظہار کیا جائے اور ایسی تمام کارروائیوں پر گہری نگاہ رکھی جائے۔ ملی یکجہتی کونسل میں ایسے عناصر کا موثر وجود جن کے کسی نہ کسی نوعیت میں موجودہ حکومت سے تعلقات اور ہمدردیاں پوشیدہ نہیں کہیں اس خالص دینی معاملے کو تشدد کا رنگ دے کر دینی مدارس کے خلاف سیکولر رنگ کی حکومت کے بے رحم اقدامات کیلئے جواز کا سبب فراہم کرنے کا باعث نہ بنا دیا جائے۔

پنجاب اسمبلی کا مستحسن اقدام

روزنامہ جنگ کراچی ۵ مئی کی اطلاع ہے:

”پنجاب اسمبلی نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم نہ کرنے سے متعلق قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی۔ جس میں پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں قرآن و سنت و عوامی احساسات کے خلاف کوئی ترمیم نہ کی جائے۔۔۔۔ اس قرارداد کے حق میں سرکاری اور اپوزیشن ارکان نے مفصل بحث کی اور اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔ وزیر قانون چوہدری محمد فاروق نے معزز ارکان کی جانب سے تقاریر کے بعد کہا کہ ناموس رسالت سے متعلق قرارداد کو اگرچہ ایک ممبر نے پیش کیا مگر پورے ایوان کی اس کو حمایت حاصل ہے ہم قرارداد متفقہ طور پر منظور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مسلمان پاکستان میں یا دنیا کے کسی بھی خطہ میں موجود ہو وہ نبی کریم (ﷺ) کی ذات کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سن سکتا یہ ہمارے ایمان و عقیدہ کی بات ہے جب انسان کا ایمان کمزور ہو جائے اور وہ نبی کریم (ﷺ) کے پیروکار کے طور پر فرائض انجام دینے کے بجائے دنیاوی مصلحتوں کا شکار ہو جائے تو وہ شخص مسلمان نہیں رہتا۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کا آئین و قوانین غیر مسلموں کے خلاف نہیں۔ ناموس رسالت کا قانون صرف غیر مسلموں کے لئے نہیں بلکہ یہ قانون پہلے مسلمانوں کے لئے اور بعد میں دوسروں پر لاگو ہوتا ہے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں مگر کوئی حکومت قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون سازی کرنے کا تصور نہیں کر سکتی۔ بین الاقوامی سیاسی دباؤ بھی اپنی جگہ مگر آئین پاکستان کے خلاف کوئی حکومت بھی قدم نہیں اٹھا سکتی۔“

یہ خبر اپنے انداز میں کسی مزید تبصرے کی محتاج نہیں۔ تاہم مرکزی حکومت کے دباؤ پر لاہور ہائی کورٹ نے جس طرح دو بھنگیوں کو وی آئی پی انداز میں باعزت بری کر کے انعام و اکرام کے ساتھ ملک سے باہر جانے کی اجازت دی اور سپریم کورٹ میں اپیل کے حق سے مسلمانوں کو محروم رکھا ہمارے معزز ارکان اسمبلی کو اس کا بھی نوٹس لینا چاہئے تھا تاکہ حکومت کے قرب کا سہارا لے کر آئندہ کسی کو ایسی جسارت کی جرات نہ ہو سکے۔ بہرحال پنجاب اسمبلی کے مسلمان ارکان اس مستحسن اقدام پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اور سندھ، سرحد اور بلوچستان اسمبلی کو اس خالص دینی و ایمانی مسئلے پر پنجاب اسمبلی کی پیروی کرنی چاہئے۔ اور علماء کے مطالبے کے مطابق وزیر اعظم مرکزی حکومت کی پالیسی واضح کریں اور قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان ۱۹۷۴ء کی طرح تمام مصلحتوں کو ترک کر کے دین و ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ارباب اقتدار کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

شوال ۱۴۱۵ھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں مرکزی شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین شامزی اور مولانا محمد بنوری صاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی، جہاں نئے سال کے لئے ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے اور قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں نہایت اہم امور پر گفتگو ہوئی وہاں کراچی ڈویژن کے کام کو نہایت بہتر طریقہ سے آگے بڑھانے کے لئے کراچی ڈویژن کے نئے امیر مولانا مفتی منیر احمد اخون صاحب اور مشیر جناب ڈاکٹر شبیر الدین صاحب علوی کو منتخب کیا گیا۔ ملتان سے واپسی پر نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم ۲۸ر شوال سنہ ۱۴۱۵ھ بروز جمعرات دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی تشریف لائے اور تمام عملہ کو جمع کیا اور قیمتی پندونصائح فرماتے ہوئے اس سال کام کی نوعیت اور کارکردگی کو بہتر بنانے کی تاکید فرمائی خصوصاً”اللہ کی رضا کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کرنے پر نہایت دردمندانہ انداز سے زور دیا اور محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے حوالہ سے فرمایا کہ ”اگر اخلاص ہو تو مدرسہ کا شیخ الحدیث اور خادم دونوں برابر ہیں“۔ پھر حضرت مولانا لدھیانوی صاحب نے مزید اعلان فرمایا کہ جناب رانا محمد انور صاحب کو دفتر ختم نبوت کراچی کا ناظم مقرر کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب نئی انتظامیہ کراچی ڈویژن کا افتتاحی اجلاس بلائے گی جس میں کراچی ڈویژن کی تمام یونٹیں اپنے گزشتہ کام کی کارگزاری پیش کر کے نئے سال کے لئے تجاویز مرتب کریں گی۔

بنیاد پرستی جرم یا سعادت؟

ہمیں بنیاد پرستوں سے خطرہ ہے بنیاد پرست عالمی امن کیلئے خطرناک ہیں۔ ہمیں بنیاد پرستوں کے خلاف متحدہ کوشش کرنی چاہئے۔ اسلام میں بنیاد پرستی کا کوئی تصور ہی نہیں اگر بنیاد پرستی کے سیلاب کو نہ روکا گیا تو کوئی بھی ان کی زد سے نہیں بچ سکے گا۔ یہ وہ خبریں اور سرخیاں ہیں جو دنیا بھر کے اخبارات کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ قاہرہ سے واشنگٹن' واشنگٹن سے لندن' لندن سے پیرس خصوصی پروازوں پر خصوصی لوگ صرف بنیاد پرستوں کے قلع قمع کیلئے فضا سے زمین اور زمین سے فضا تک اڑ رہے ہیں۔ ہر طرف خوف طاری ہے بڑے بڑے مفکروں کی عقلیں سوچ سوچ کر ماؤف ہو چکی ہیں جذبہ جہانبانی اور جہانگیری رکھنے والے سورما بھی تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں زلزلہ آرہا ہے۔ ریڈ ہاؤس تو پہلے ہی زمین بوسی کے مزے لوٹ رہا ہے۔ عیسائیوں کے پوپ پال اور اس کے پالتو سب کے سب پریشان ہیں۔ اسحاق شمیر کے بعد اسحاق رابین کے عزائم بھی خواب بننے کو ہیں' حسنی مبارک کی نیند اڑ گئی ہے۔ شام کا طاغوت حافظ الاسد لرزہ براندام ہے۔ ابو ضیاف بنیاد پرستی مٹاتے مٹاتے مٹ گیا اور تو اور بنگلہ دیش اور پاکستان کے حکمران بھی بنیاد پرستی کے سیلاب کو روکنے کیلئے ریت کے بند باندھنا شروع ہو گئے ہیں۔ مصر کے مفتی حضرات نے بنیاد پرستی کو حرام لکھ دیا ہے۔ ہر اسلامی ملک کی غیر اسلامی سرکار اپنے سرکاری علمی کارندوں سے اسی قسم کے فتوے لے رہی ہے اور یہ سرکاری کارندے قرآن و سنت میں سے قرآن و سنت کے عاشقین کے خلاف مواد جمع کرنے میں مشغول ہیں لیکن وہ بھول چکے ہیں یا بھولنے پر مجبور ہیں کہ بنیاد پرستی کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔

ان مذکورہ بالا حالات کو دیکھ کر ہر آدمی اس تجسس اور تفتیش میں ہے کہ بنیاد پرستی کی اصطلاح کا مقصد کیا ہے اور پوری دنیا اس کے خاتمے کیلئے کیوں ختم ہو رہی ہے۔

سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنیاد پرستی کی یہ اصطلاح خالصتاً" مسلمانوں پر استعمال کی جارہی ہے جو شدت کے ساتھ اپنے اس مطالبے

مولانا محمد مسعود اظہر صاحب

پر قائم ہیں کہ اسلامی ملکوں میں اسلام کی بالادستی ہونی چاہئے اور ان کا مطالبہ ہے کہ مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا بہرحال خاتمہ ہونا چاہئے۔ مثلاً" الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ (جو الجزائر کی سب سے بڑی پارٹی ہے اور موجودہ جمہوری نظام کے مطابق اسے الجزائر پر حکومت کرنے کا سو فیصد حق حاصل ہے) کو بنیاد پرست کہا جارہا ہے مصر میں تنظیم الجہاد اور الجماعۃ الاسلامیہ اور افغانستان میں افغان رہنماؤں کو جو اسلامی طرز حکومت کے علمبردار ہیں بنیاد پرست کے لقب سے نوازا جارہا ہے۔ اس طرح شام' لبنان اور فلسطین کی وہ اسلامی پارٹیاں جو خود مسلمان ہیں اور اسلام سے محبت رکھتی ہیں صرف انہی کو بنیاد پرست کہا جاتا ہے جبکہ سربیا کے عیسائی غنڈے جو مسلمانوں کی لاشوں تک کو معاف نہیں کرتے اور وہ ہندو بھیڑیئے جنہیں دیکھ کر انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے ان کو بنیاد پرست نہیں کہا جاتا......؟؟

اب اگر بنیاد پرستی کے معنی اسلحہ پرستی ہے پھر اسلحے کی دوڑ میں جو جتنا آگے ہو گا وہ اتنا ہی بڑا بنیاد پرست ہونا چاہئے مگر افسوس ایسا نہیں ہے کیونکہ سینکڑوں ایٹمی پلانٹ چلانے والے تو امن پسند اور جمہوریت کے چیمپئن ہیں مگر بوتل میں پیٹرول اور صابن سے بم بنانے والے بنیاد پرست کہلائے جارہے ہیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صرف اسلحہ پرستی اور اسلحہ پسندی کو بنیاد پرستی نہیں کہا جاتا ورنہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا بنیاد پرست' دہشت گرد ملک ہونا چاہیے اور اگر یہ کہا جائے کہ بنیاد پرستی مذہب پرستی کو کہتے ہیں تو پھر جنونی یہودی' مذہبی عیسائی اور مذہبی بدھ مت دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر انہیں کسی بھی کتاب میں بنیاد پرست اور دہشت گرد کے نام سے یاد نہیں کیا گیا اور اگر بنیاد پرستی کی تعریف یہ ہے کہ کوئی چھوٹا ملک ایٹمی اسلحہ بنائے تو بنیاد پرست کہلائے گا تو یہ تعریف بھی درست نہیں کیونکہ اسرائیل جو ملک تو کجا صوبہ کہلانے کے قابل نہیں لیکن وہ درجنوں ایٹمی دھماکے کر چکا ہے اور بیسیوں ایٹم بم بنا چکا ہے لیکن آج تک اسے بنیاد پرست کا لقب نہیں دیا گیا۔

اور اگر بنیاد پرستی کے معنی مذہب کیلئے اسلحہ کا استعمال ہے تو یہ تعریف بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ دنیا کے ہر مذہب کے لوگ اپنے مذہب کیلئے اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ جنوبی سوڈان میں چالیس سال تک عیسائی جنوبی ہتھیار اٹھائے رہے مگر انہیں بنیاد پرست نہیں کہا گیا مگر جب جنرل عمر بشیر نے ان عیسائیوں کو تھوڑا سا سبق سکھلایا اور سوڈان کے جنوبی حصے کو عیسائیوں کی ریشہ دوانیوں سے پاک کیا تو جنرل عمر بشیر بنیاد پرست بن گیا۔ اس واقعہ سے تو یہ سمجھ آتا ہے کہ مذہب کے نام پر اسلحہ اٹھانے والوں کو جو ختم کرے گا وہ بنیاد پرست ہو گا مگر جن علاقوں میں اسلام کے نام پر مسلمانوں نے اسلحہ اٹھایا ہوا ہو وہاں تو ان کو ختم کرنے والوں کو بنیاد پرست نہیں امن اور جمہوریت پسند کہا جاتا ہے۔

اب رہ سہ کر یہی بات رہ جاتی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں جو قدم بھی اٹھایا جائے گا وہ بنیاد پرستی ہو گا بشرطیکہ وہ قدم شدت اور مضبوطی کے ساتھ اٹھایا جائے اور قدم اٹھانے والوں کے ہاتھوں میں اسلحہ بھی ہو۔

تو معلوم یہ ہوا ہے کہ بنیاد پرستی کے دو عناصر ہیں۔

ا۔ اسلام ۲۔ قوت

یعنی جہاں بھی اسلامی قوت کا ذرا سا بھی خطرہ ہو گا وہاں بنیاد پرستی کا الارم بجنا شروع ہو جائے گا اس لئے وہ مسلمان جن کے پاس قوت کا کوئی منشور نہیں اور نہ ہی انہیں قوت کا شوق ہے انہیں بنیاد پرست نہیں کہا جاتا خواہ وہ کتنے ہی متقی پرہیزگار کیوں نہ ہوں ان کو ہرگز خطرہ نہیں سمجھا جاتا۔

دوسری طرف اگر مسلمانوں کے پاس قوت ہو مگر اسلام نہ ہو تو پھر بھی انہیں بنیاد پرست نہیں کہا جاتا۔ اسی لئے یاسر عرفات کی پی ایل او کو کبھی بنیاد پرست نہیں کہا گیا حالانکہ وہ بھی فلسطین کی آزادی کیلئے اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں اور باقاعدہ جنگ کر رہے ہیں جبکہ فلسطین ہی کے مسلمانوں کی ایک جماعت "حماس" کو بنیاد پرست کہا جا رہا ہے۔

تو بنیاد پرستی کے دو اہم عنصر اسلام اور قوت ہیں جن کا مرکب اسلامی قوت بنتا ہے اور قوت سے مراد جہاد اور اسلحے کی قوت ہے۔ صرف سیاسی قوت نہیں اسی لئے سیاسی قوت رکھنے والے مسلمانوں کو بھی بنیاد پرست نہیں کہا جاتا ہے جیسا کہ مصر میں مسلمانوں کی ایک اہم سیاسی پارٹی "الاخوان المسلمون" کو اب بنیاد پرست نہیں کہا جاتا حالانکہ اس پارٹی کی سیاسی قوت مصر میں موجود ہے جبکہ الجماعۃ الاسلامیہ کو بنیاد پرست کہا جاتا ہے اسی طرح تنظیم الجہاد کو بنیاد پرست کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے پاس جہاد کی تربیت اور جہادی قوت موجود ہے۔ خود الاخوان المسلمون کو بھی اس وقت بنیاد پرست کہا جاتا تھا جب وہ جہادی منشور پر یقین رکھتی تھی مگر جب سے جہاد کی جگہ مروجہ سیاست نے لی ہے اس وقت سے ان پر بنیاد پرستی کا لیبل ہٹ چکا ہے (ہائے وہ کاش لیبل نہ ہٹنے دیتی جس لیبل کی خاطر ان کے اکابر نے اپنی جان کی قربانی دی)

مذکورہ بالا تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ثابت ہوا کہ ہر وہ مسلمان جو اسلامی قوت رکھتا ہو یا اسلامی قوت کا خواہشمند ہو اس کے دل میں اسلام کی محبت ہو اور وہ کفر سے نفرت رکھتا ہو اور اسلامی نظام کے نفاذ کا پرزور حامی ہو وہ بنیاد پرست ہے۔ تو بنیاد پرستی کے خاتمے کا معنی اسلامی قوت کا خاتمہ ہے۔ بنیاد پرستی پر پابندی کے معنی اسلامی جہاد پر پابندی ہے بنیاد پرستی کی حرمت پر فتوی کا واضح مطلب جہاد کی حرمت پر فتوے ہی ہے کیونکہ کافر طاقتوں کو صرف اور صرف وہ مسلمان برداشت ہیں جو کفر کی غلامی پر راضی ہوں جو کبھی بھی اسلامی نظام کے نفاذ کی بات نہ کرتے ہوں جو اپنی زندگی اور اپنے دین سے جہاد کو نکال چکے ہوں اسی لئے امریکہ کو لاکھوں مسلمان تو وقتی طور پر برداشت ہیں جو خود امریکہ میں مقیم ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سارے بظاہر اسلامی شعائر و عبادات کے پابند بھی ہوں گے۔ لیکن امریکہ سے ہزاروں میل دور پشاور میں مقیم چند سو عرب مسلمان امریکہ کو برداشت نہیں۔ کیونکہ یہ چند عرب اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ اس پر بات کرنے سے قبل کہ بنیاد پرستی کی موجودہ اصطلاح کے متعلق اسلام کے کیا احکامات ہیں' مجبوری یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے سارے مسلمان جو مختلف دینی اور دنیاوی شعبوں سے منسلک ہیں وہ بھی بنیاد پرستی لفظ سے خوفزدہ ہیں اور ان مسلمانوں کو کراہیت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جن پر کافر طاقتوں نے بنیاد پرستی کا لیبل چپکا دیا ہے اور یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ بنیاد پرست مسلمان ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور بدامنی پھیلانے کا ذریعہ ہیں اور ان کی وجہ سے مختلف ممالک میں انتشار کی کیفیت ہے۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اگر دنیا میں مسلمانوں کی تھوڑی بہت ساکھ کہیں پر ہے تو انہیں اسلامی قوت رکھنے والے مسلمانوں کی وجہ سے ہے۔ ویسے کافروں کی خصلت ہے کہ وہ مسلمانوں کو اور اسلام کو قطعی طور پر برداشت نہیں کرتے اور ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ یا تو ان مسلمانوں کا وجود ختم کر دیا جائے یا انہیں مسلمان نہ رہنے دیا جائے۔

۱۹۲۶ء میں جبل زیتون میں دنیا میں عیسائیت پھیلانے والی مشنریوں کے بڑے بڑے پادری جمع ہوئے اور ان میں سے ہر پادری نے اس پر اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ عیسائیوں کو مسلمان ممالک میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ کیونکہ ان اسلامی ممالک میں عیسائی ہونے والے مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے جبکہ محنت بہت زیادہ کی جا رہی ہے۔

انہی خیالات کا اظہار تقریباً سب پادریوں نے کیا۔ آخر میں لاٹ پادری نے کہا کہ آپ لوگ ابھی تک اپنے مشن ہی کو نہیں سمجھے۔ ہمارا مشن یہ ہرگز نہیں کہ ہم سب مسلمانوں کو عیسائی بنا دیں بلکہ ہمارا مشن یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان نہ رہنے دیں۔ سو ہم اپنے مشن میں کامیاب جا رہے ہیں۔ ہماری محنت کی بدولت مسلمانوں کی اکثریت صرف نام کی مسلمان ہے اور وہ حقیقی اسلام سے دور ہو چکے ہیں۔

کافروں کی ان تمام تر محنتوں اور خواہشات کے باوجود اگر دنیا میں مسلمانوں کا وجود ہے اور ان کی ساکھ ہے تو وہ انہیں مسلمانوں کی وجہ سے ہے جن کے پاس اسلام بھی ہے اور اسلامی قوت بھی۔ انہیں کے خوف سے کفر لرزہ براندام ہے اور اپنے وہ

بھیانک مقاصد پورے نہیں کر پارہا ہے جن کے منصوبے وہ تیار کر چکا ہے یہاں ہم نے قارئین کو اپنی بات سمجھانے کیلئے اسلام اور اسلامی قوت کے دو الگ الگ عنوان قائم کیے ہیں ورنہ حقیقت میں ان دونوں میں تفریق کرنا اور انہیں الگ الگ سمجھنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اسلامی قوت خود اسلام کا جز ہے۔ وہ اسلام جو بطور دین کے اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا وہ ہمیں طاقت بنانے کا حکم دیتا ہے اور اتنی قوت بنانے کا حکم دیتا ہے جس سے کافروں پر اور اسلام کے دشمنوں پر رعب اور دہشت طاری رہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنے غلط عزائم کو پورا نہ کر سکیں۔ اس لئے اسلامی قوت اسلام کا ایک حکم ہے جو آدمی اسلام کو تو مانتا ہو اور خود کو مسلمان کہتا ہو اور اسلامی قوت بنانے پر یقین نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ وہ ہرگز اس اسلام پر نہیں ہے جس پر صحابہ کرامؓ تھے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہمارے مسلمانوں کو بھی کافروں کے ظاہری امن پسندی کے نعرے سن کر دھوکے میں نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی اسلامی قوت کے علمبردار مسلمانوں سے نفرت کرنی چاہئے بلکہ دین کا تقاضہ یہ ہے کہ سب مسلمان مل کر مضبوط قوت بنائیں اور اسلام دشمنوں کا قلع قمع کریں اور اگر ایسا نہیں کرتے تو کم سے کم ان مسلمانوں کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کریں جو عملی طور پر اسلامی قوت بنانے کیلئے کوشاں ہیں اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

اب آیئے بنیاد پرستی کے موجودہ استعمال کی شرعی حیثیت کی طرف تو کتاب و سنت اور صحابہ کرامؓ کے عمل اور حضرات فقہا کی تحقیقات کو سامنے رکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام امور جن کی وجہ سے آج کے کافر مسلمانوں کو بنیاد پرست کہہ رہے ہیں وہ تمام امور فرض کے درجے میں ہیں۔ بلکہ بعض امور تو ایسے ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل پیرا نہ ہوں تو وہ مسلمان ہی نہیں رہتے۔ مثلاً" وہ اہم ترین عنصر جس کی وجہ سے بنیاد پرست کا لقب دیا جاتا ہے وہ اسلام میں پختگی اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ مسلمان کٹ تو سکتا ہے مگر اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ اسلام تو ہماری بنیاد ہے اور اللہ پاک نے ہمیں پورا پورا اسلام میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے اور اسلام پورے ضابطہ حیات کا نام ہے۔ اب کافر اولاً" تو یہ برداشت ہی نہیں کرتے کہ ہم مسلمان رہیں اور اگر برداشت کریں تو صرف اتنا اسلام برداشت کرتے ہیں جتنے میں ان کے لئے کوئی تکلیف نہ ہو اور نہ ہی ان کی زیادتیوں کی روک تھام کی اس میں کوئی بات ہو۔ بنیاد پرستی کا دوسرا عنصر (کافروں کی اصطلاح میں) قوت ہے جسے جہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ بھی اسلام کے اہم ترین فرائض میں سے ہے جس کا انکار کفر ہے اور ترک کرنا ہلاکت اور ذلت ہے اور قوت ختم کرنے کا مقصد کفر کی غلامی اور اسلام سے ہاتھ دھونا ہے اور کافر چاہتے بھی یہی ہیں کہ وہ مسلمانوں کو نہتا کر کے رکھیں جب چاہیں تر نوالہ سمجھ کر ہڑپ کر لیں اور جب چاہیں انہیں ذلیل و رسوا کریں۔

مسلمان کافی عرصہ تک یہ ذلت اور غلامی برداشت کرتے رہے اور کمزور ہوتے چلے گئے ان کا دشمن مضبوط ہوتا چلا گیا۔ پھر اللہ کا فضل ہوا۔ مسلمانوں نے تھوڑی سی انگڑائی لی اور اللہ کی نصرت دیکھئے کہ صرف انگڑائی لیتے لیتے اپنے دو بڑے دشمنوں میں سے ایک بڑے دشمن (روس) کو تباہ و برباد کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ روس کی حالت زار دیکھ کر دوسری بڑی طاقت کے چھکے چھوٹ گئے اور اسے اپنا انجام اپنی آنکھوں سے نظر آنے لگا چنانچہ فوری طور پر اس نے ہلاکت کو کچھ موخر کرنے کیلئے عراق، کویت کا چکر کھیلا اور عرب دنیا کو باور کرایا کہ روس کے ختم ہو جانے کے بعد بھی چھوٹے ملکوں کو اپنے دفاع کیلئے امریکہ کی ضرورت ہے۔

مگر افغانستان کے اثرات پوری دنیا میں پھیلنے لگے۔ مسلمانوں کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد آ گیا۔ شوق شہادت کی دبی چنگاری جوالہ بن کر کفر کو جلانے لگی۔ الجزائر، مصر، فلپائن، تھائی لینڈ، شام، لبنان ہر طرف سرفروش کھڑے ہو گئے۔ ہر سو ایمان کی ہوائیں چلنے لگیں جمود ٹوٹنے لگا تو مسلمانوں کو پھر سے سلانے بلکہ اب تو مکمل طور پر مٹانے کیلئے نت نئے طریقے ایجاد ہونے لگے۔ انہی طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ نکالا گیا کہ ان اسلام کے شیدائیوں کو بدنام کرنے کیلئے اور انہیں امت مسلمہ کا کٹا ہوا بازو بنانے کیلئے یہ مشہور کر دیا جائے کہ یہ مسلمان بنیاد پرست اور دہشت گرد ہیں جو دوسرے مسلمانوں کو باور کرایا جائے کہ بنیاد پرست مسلمان دوسرے مسلمانوں سے ایک الگ دھڑا ہے اور ان کا ختم کرنا ضروری ہو چکا ہے اور دوسرے مسلمان ان بنیاد پرستوں کے خاتمے میں امریکہ کا ساتھ دیں۔

اس پروپیگنڈے کے مقاصد حاصل کرنے میں کفریہ طاقتیں کہاں تک کامیاب ہوئیں اور کہاں تک ناکام؟ فی الحال اس کا تجزیہ کرنا مشکل ہے لیکن اس کا ہر کوئی اقرار کر رہا ہے کہ کفر کی ان کوششوں سے بنیاد پرستی کا رجحان پہلے کی نسبت بڑھ گیا ہے اور بنیاد پرستوں کی طاقت آئے دن بڑھتی چلی جارہی ہے اور یہ بات مسلمانوں کیلئے حوصلہ افزا ہے لیکن خطرہ صرف ایک بات کا ہے وہ یہ کہ کفر کی پوری کوشش یہ ہے کہ بے بنیاد مسلمانوں (مثلاً" حسنی مبارک وغیرہ) کو بنیاد پرست مسلمانوں سے ٹکرا دیا جائے تو مسلمان آپس میں لڑیں اور ان کی قوت منتشر ہو جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ سازش بھی ناکام ہوگی اور مسلمانوں کی بیداری میں اضافہ ہوگا اور بے بنیاد مسلمانوں سے بھی ہماری جان جلد چھوٹ جائے گی۔ ضرورت اس کی ہے کہ ہم سب پورے فخر اور اطمینان کے ساتھ بنیاد پرستی کے اس طعنے کو تمغہ سمجھیں اور اس گالی کو اپنا اعزاز سمجھیں تب جا کر کفر کو احساس ہوگا کہ اس نے غلطی کی اور اس کی یہ غلطی اس کے خاتمہ کا ذریعہ بن جائے گی۔ (انشاء اللہ)

ایک اہم نکتہ

مسلمان تو صدیوں سے موجود ہیں۔ ماضی بعید میں بھی موجود تھے اور ماضی قریب میں بھی مگر وہ کون سی تبدیلی آئی جس کی وجہ سے بعض مسلمانوں کو "بنیاد پرست" کا لقب دیا گیا۔ کیا ان مسلمانوں نے کوئی نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے یا کسی دینی رسم کا اضافہ کیا ہے۔ اس کا جواب نفی میں ملے گا۔

پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آج سے چند سال پہلے

تک یہ اصطلاح موجود نہیں تھی جو آج زور و شور سے استعمال ہو رہی ہے۔ اس نکتے پر اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو بعض اہم حقائق سامنے آسکتے ہیں اور یہ حقائق ہیں جنہیں چھپانے کی بھرپور کوشش کی جاری ہے مگر وہ وقت آچکا ہے کہ ان حقائق کا منظر عام پر آنا ناگزیر ہو چکا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ یہودیوں' عیسائیوں اور ان کے حواریوں نے اس کوشش میں ناکامی کے بعد کہ مسلمانوں کو بڑے پیمانے پر مرتد کیا جائے یعنی وہ جس پیمانے پر مسلمانوں کو عیسائی یا یہودی بنانا چاہتا تھے۔ اس میں وہ ناکام رہے تو انہوں نے اپنی کوششوں کا رخ موڑا اور اس کی کوشش کی کہ مسلمانوں کو کافر تو نہیں بنایا جاسکتا۔ اسلام سے نکالا جاسکتا ہے چنانچہ اس کے دستاویزی ثبوت شائع ہو چکے ہیں کہ عیسائی پادریوں نے اعلان کیا کہ ہماری محنت اور جدوجہد کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمان مسلمان نہ رہے۔ یعنی نام اور تعارف کے اعتبار سے تو مسلمان ہو مگر عقیدے اور عمل کے اعتبار سے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہو۔ چنانچہ اسی نکتے پر محنت ہوئی اور اس کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے گئے مگر مسلمانوں کے پاس نظریہ جہاد کی صورت میں کفر کی ہر سازش کا جواب موجود تھا۔ وہ عیسائی جو میدان میں مسلمانوں سے بری طرح مار کھا چکے تھے اب سازش کے سوراخوں سے ڈسنا چاہتے تھے مگر جذبہ جہاد کی وجہ سے مسلمانوں میں کفر کی ہر ادا سے نفرت اور کفر کو ہمیشہ اپنا دشمن سمجھنے کا وہ تریاق موجود تھا جس سے وہ کفر کے زہر کو اپنے میں سرایت ہونے نہیں دیتے تھے۔

چنانچہ اسلام کے اس اہم فریضہ کو مسلمانوں سے نکالنے کی محنت کا آغاز ہوا۔ اسلام کے اس مرکزی محور کو مسلمانوں کی زندگیوں سے ہی نہیں بلکہ ان کی سوچ اور فکر سے نکالنے کی سازشیں تیار ہو گئیں۔ غیروں کی شکل میں آنے کی بجائے اپنوں کے بھیس میں وار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ دشمن بن کر للکارنے کی بجائے تقدس کا روپ دھار کر ڈسنے کو زیادہ موثر سمجھا گیا۔

چنانچہ مختلف تحریکیں چلیں جن سب کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے ہٹانا اور مسلمانوں کو جہاد بھلانا تھا۔ یہ کام اگرچہ کافی مشکل تھا کیونکہ جہاد مسلمانوں کی رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ مسلمانوں کی مائیں اپنے بچوں کو جہاد اور شہادت کے کارنامے سنا کر لوریاں دیتی تھیں۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات میں جہاد کے واضح احکامات موجود ہیں۔ جہاد چھوڑنے کے بدترین انجام بھی تاریخ کی روشنی میں ان کے سامنے تھے۔ بہادر نبی کی امت ہونے کی نسبت سے ہر مسلمان کو بزدلی اور حب دنیا سے فطری نفرت تھی۔ مگر جہاد کے خلاف جو محنت ہوئی اس نے یہ مشکل یوں حل کی کہ مسلمانوں کو تقدس' روحانیت' نبوت اور تجدید کے نام سے دھوکا دیا گیا۔ کافروں نے وہ دروازے تلاش کئے جن دروازوں سے داخل ہونے والوں کیلئے مسلمانوں کی نگاہیں عقیدت و محبت سے جھک جاتی ہیں۔ ان اصطلاحات کو استعمال کیا جن اصطلاحات کے سامنے مسلمان چوں و چراں نہیں کیا کرتے۔ جھوٹے مدعی نبوت کھڑے ہوئے ان کی جھوٹی نبوت کو تو مسلمانوں نے ٹھکرا دیا۔ مگر وہ دوسرے چور راستوں سے اپنا زہر گھول گئے۔ تجدید کے نام پر ایمان فروشوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو فنا کیا۔ اہل قرآن کی اصطلاح استعمال کر کے کچھ عناصر نے قرآن میں تحریف کی اور جہاد کو مسلمانوں کی زندگی سے نکالنے کی کوشش کی۔ احادیث پر عمل کے نام سے لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے کافروں کے خلاف چلنے والی تلوار چھین کر وہ لاٹھی دے دی جن سے وہ مسلمانوں کا سر پھاڑیں۔ میدان جہاد سے نکال کر انہیں مناظرے کے میدان میں لا کھڑا کیا۔ جہاں ان کی زندگی کا مقصد دوسرے مسلمانوں کو نیچا دکھانا بن گیا۔

روحانیت اور اصلاح نفس کے نام پر لٹیروں کو کھڑا کیا گیا۔ جنہوں نے پورے دین کو چند رسومات میں بند کر کے مستند اور قطعی دین کو چند مصنوعی احوال سے بدل دیا۔ ہزاروں بے چین انسانوں کو سکون دلانے کے دھوکے میں قبروں کا پجاری اور قوالی کا رسیا بنا کر ان کی ہر قوت کو ختم کر کے رکھ دیا۔ بالفاظ دیگر امت مسلمہ کے مردوں کو کنگن اور ہار پہنا کر زنانہ بنانے کا مشن زور و شور سے جاری ہوا۔ انگریز کی طرف سے ان تمام طبقوں پر نوازشات جاری تھیں۔ جنہیں یہ لوگوں کو نصرت خداوندی بتلا کر اور زیادہ گمراہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ہم حق پر نہ ہوتے تو اللہ کی یہ نصرت ہمارے ساتھ کیسے ہے؟

بہرحال پوری کوشش اور محنت کر کے مسلمانوں کے قلوب اور دماغ سے جذبہ جہاد اور شوق شہادت نکال دیا گیا اور حالت یہاں تک پہنچی کہ وہ لوگ جو مرزا قادیانی سے سخت نفرت رکھتے تھے اور اس کے خلاف کام کرنے کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے وہ بھی جہاد سے اتنے ہی دور ہوئے جتنے کہ قادیانی کی کفریہ تعلیمات کو ماننے والے۔ اس کوشش اور محنت اور صرف جہاد ہی کو نقصان نہیں پہنچا بلکہ وہ تمام چیزیں جن کا محافظ جہاد تھا وہ سب کمزور ہوتی چلی گئیں۔

دین کے وارث حضرات علماء کرام کو تیسرے درجے کا فرد بنا دیا گیا۔ انہیں عام انسانوں کا ملازم اور دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے والا قرار دیا (نعوذ باللہ) مساجد کا تقدس فنا ہوا۔ نماز جیسے فریضے کی یہ قدر رہ گئی کہ اذان کے باوجود اسلامی ملکوں کے بازاروں کی چہل پہل اور خرید و فروخت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ دین کے ہر حکم کا اپنے اور غیر مذاق اڑانے لگے۔ کافروں کی شکل و صورت مجبوری کی حد تک فیشن بن گئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو ایک پسماندہ طبقے کا شعار قرار دیا گیا۔ جہاد کے کمزور پڑنے سے وہ کون سا ظلم ہے جو مسلمانوں پر نہیں ہوا۔

ختم نبوت جیسا اہم اور اساسی عقیدہ منوانے کیلئے اور ایک واضح اسلامی حکم (کہ حضور نبی کریمؐ کے بعد دعوی نبوت کرنے والا اور اس کو ماننے والے کافر ہیں) کو ایک اسلامی ملک میں منوانے کیلئے ہزاروں قیمتی جانیں قربان کروانا پڑیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا غم کی بات ہوگی کہ ہمارے اسلامی ممالک

میں حضور نبی کریمؐ کی ختم نبوت تک محفوظ نہیں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

کافران حالات سے مطمئن تھے۔ دین کی ذلت اور علماء کی اہانت پر وہ بغلیں بجا رہے تھے۔ اسلامی ملکوں میں ان کی مرضی کے دستور و قوانین چل رہے تھے۔ ان کی پسندیدہ شخصیتیں ہر جگہ کرسیوں اور عہدوں پر قابض تھیں۔ مسلمانوں کا گلا بند اور کافروں کی زبانیں کھلی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک یہ حالات تبدیل ہونے لگے۔ مسلمان اپنے اسی دین کی طرف لوٹنے لگے جو ان کا حقیقی دین تھا۔ جو دین اللہ نے اپنے نبی پر مدینہ منورہ میں کامل فرمایا تھا۔ جس

دین کی خاطر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک بہا تھا۔ جس دین پر حضرات صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کو نچھاور کیا اور یہ اچانک نہیں ہوا بلکہ افغانستان میں چلنے والی جہاد کی اس تحریک کی بدولت ہوا جس تحریک کی قیادت حضرات علماء کرام اور پختہ دیندار مسلمان فرما رہے تھے۔ اس تحریک میں گرنے والے لہو نے مسلمانوں کا جمود توڑ دیا۔ اللہ رب العزت کی نصرت کو میدان جہاد میں اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے مجاہدین کی دعوت نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد کی دبی چنگاری کو بھڑکا دیا۔ افغانستان میں فتح و کامرانی کی ایسی داستانیں زندہ ہوئیں جنہوں نے مایوس دل مسلمانوں کے دلوں کو ہر جگہ زندہ کر دیا۔ بقول علامہ اقبال شیطان نے اپنے کارندوں کو یہ حکم دیا تھا کہ افغانیوں کی غیرت دین کو ختم کرنے کے لئے

ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال باہر کرو

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

مگر جہاد کی اس مبارک تحریک کی بدولت یہ ملا جسے افغانستان کے کوہ و دمن سے نکالنے کیلئے دنیا کی ایک بہت بڑی شیطانی سپر پاور نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ وہ افغانستان کے تخت و تاج تک جا پہنچے اور

اپنوں غیروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہر طرف مسلمان اپنے اصلی دین کی طرف لوٹنے لگے۔ بس یہی ایک تبدیلی آئی کہ لاکھوں مسلمانوں نے قرآن مجید کے حکم (جہاد) کو زندہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہاتھوں میں اسلحہ تھام کر دین کو عزت دینے کا عزم کر لیا۔ قرآن مجید کے حکم واعدوا لھم ما استطعتم کے مطابق جہاد کی تیاری شروع کر دی۔ ہر سو جہاد کا غلغلہ بلند ہوا۔ شہادت کی داستانیں ہر سو مہکنے لگیں۔

اب حقیقت میں یہ کوئی تبدیلی نہیں تھی بلکہ اپنے اصلی اور حقیقی دین کی طرف لوٹنا تھا مگر دنیا کو یہ تبدیلی نظر آئی اور کفریہ طاقتوں نے بوکھلا کر مخالفت شروع کر دی۔ ان کی مخالفت سے نقصان تو کیا ہوتا تھا یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ سچا دین وہی ہے جس میں جہاد ہو اور قوت رکھنے کا نظریہ ہو۔ کیونکہ کافر ہمیشہ سے سچے دین کے مخالف رہے ہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں قرآن مجید کی یہ خبر ہے کہ کفر انہیں غیظ و غضب کے ساتھ دیکھتا تھا" چنانچہ اس سے مجاہدین کا حق پر ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ان پر مسلمانوں کے خلاف کفر کے اس طوفان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ سچے ہیں اور یہ وہی جماعت ہے جس کی بشارت جناب نبی کریمؐ نے اس مبارک حدیث میں دی ہے۔

لا تزال عصابة من المسلمين يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم الى يوم القيمة"
مسلم جلد ۲ ص ۱۴۳)

ترجمہ۔ مسلمانوں میں ایک جماعت تاقیامت ایسی رہے گی جو حق کی خاطر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر

معلوم ہوتی ہے کہ آخری زمانے میں جو جماعت حق پر ہوگی اس کی ایک بڑی اور اہم صفت قتال فی سبیل اللہ ہوگی۔ یہ مضمون اور بھی کئی احادیث شریف سے ثابت ہے۔

بہرحال کفر کی اس بوکھلاہٹ اور اسلامی قوت کا جذبہ اور نظریہ رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف ان کی سرگرمیوں سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ کافروں کو اگر کسی سے خطرہ ہے تو انہیں مسلمانوں سے ہے۔ کافران مسلمانوں کے وجود کو اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔

اس سلسلے کی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو جہاد کی اس قدر قوت بنانے کا حکم دیا ہے جس سے کفر پر دہشت طاری ہو جائے۔ قرآن مجید کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

واعدو الهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدو كم

ترجمہ۔ اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے ان کافروں کے مقابلے کیلئے خوب طاقت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے مہیا کرو تاکہ اس کے ذریعہ اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوف زدہ کرو۔

اس آیت میں ترھبون کا لفظ استعمال ہوا ہے اور آج یہی لفظ گالی بناکر مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ تو اب اس گالی سے مسلمانوں کو شرمانے کو ارہابی (دہشت گرد) کہا جاتا ہے تو اب اس گالی سے مسلمانوں کو شرمانے کی کیا ضرورت ہے اللہ پاک نے خود مسلمانوں کو یعنی اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ اور دہشت زدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو جو مسلمان اللہ کا یہ حکم پورا کرے گا وہ یقیناً" ارہابی ہوگا۔ تو ارہابی ہونا سعادت ہوا نہ کہ باعث شرم۔ اللہ کے دشمنوں پر دہشت طاری کرنا عبادت ہوا فساد نہیں اور اس میں مسلمانوں کو کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے۔ اس لئے کہ اللہ کے دشمن (کافر) اللہ کی زمین پر فساد برپا کرتے ہیں۔ اپنی خواہشات کی پیروی میں ایسے ظالمانہ نظام بناتے ہیں جو پوری انسانیت کو مصائب کا شکار کر دیتے ہیں۔ اللہ کے یہ دشمن اپنوں اور غیروں سب کیلئے مصیبت بنے رہتے ہیں اور اگر ان کو کھلی چھٹی مل جائے تو پھر ایسی حرکتوں پر اتر آتے ہیں جن سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ ابھی تک ایک ہی صدی گزری ہے کہ گورے کافروں نے براعظم افریقہ کے انسانوں پر وہ مظالم ڈھائے جس کا اب بھی تذکرہ کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر دوسرے علاقوں میں لے جایا گیا۔ جہاں انہیں غلام بناکر رکھا گیا۔ کروڑوں لوگوں کو سرعام قتل کیا گیا۔ بہرحال اس ظلم کی داستان بہت طویل ہے جسے لکھنے کا یہ موقع نہیں۔ تو اگر ایسے ظالم درندوں کو دہشت زدہ اور خوف زدہ کیا جائے یا انہیں قتل کر کے انسانیت کو آرام پہنچایا جائے تو یہ کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ پوری انسانیت پر احسان عظیم ہے۔

چنانچہ اسی چیز کا حکم اللہ رب العزت نے دیا ہے کہ کافروں کو ان کی ظالمانہ حرکتوں اور گھناؤنے ہتھکنڈوں سے باز رکھنے کیلئے مسلمان ہمیشہ تیار رہیں اور یہ تیاری ایسی ہو کہ کفر پر دہشت طاری ہو جائے۔

بہرحال اس پوری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی تبدیلی کی بناء پر بنیاد پرست نہیں کہا جارہا بلکہ اپنے اصلی دین کی طرف لوٹ آنے کے صلہ میں یہ لقب مل رہا ہے اور اس لقب کا ملنا مسلمانوں کیلئے سعادت ہے۔ کیونکہ حق جماعت وہی ہوگی جو قتال فی سبیل اللہ بھی کرے گی اور قتال سے پہلے قتال کی جس قدر تیاری کا حکم اللہ رب العزت کی طرف سے ہے کہ اس تیاری کو دیکھ کر کفر پر رعب اور دہشت طاری ہو جائے وہ بھی کرے گی۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين

علامہ شیخ مخدوم محمد ہاشم سندھی کا

نادر نایاب رسالہ ذریعۃ الوصول

الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شائع ہو گیا ہے۔

جو درود شریف کا نفیس ترین مجموعہ ہے
حضرت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
دامت برکاتہم کی نئی ترتیب اور ترجمہ کے ساتھ
نہایت آب و تاب سے منظر عام پر آچکا ہے۔
طلبہ اور تاجروں کے لئے خصوصی
رعایت ہوگی۔ رابطے کے لئے مکتبہ لدھیانوی
جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴
کراچی ۳۸

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236

ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

مقصد حیات

دنیا نہیں۔ بلکہ آخرت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ' ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' ونشھدان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ ورسولہ' صلی اللّٰہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ عن ابی سعید الخدری قال قام فینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعتہ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ و نسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ حضرۃ وان اللّٰہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون۔

اما بعد:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ شریف' مشکوٰۃ شریف باب الامر بالمعروف میں منقول ہے: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا' قیامت تک جتنے اہم واقعات رونما ہونے والے تھے' سب کے سب بیان کردیئے' کچھ بھی نہیں چھوڑا' جن کو یاد رہا ان کو یاد رہا اور جنہوں نے بھلادیا انہوں نے بھلادیا۔ اس خطبہ میں جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں ان میں سے چند باتیں یہ تھیں:

ا۔ دنیا امتحان گاہ ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دنیا بڑی میٹھی اور بڑی سرسبز ہے اور اللہ تمہیں اس میں خلیفہ بنارہے ہیں یعنی پہلے لوگوں کا جانشیں بنارہے ہیں کہ ایک نسل چلی گئی' دوسری نسل اس کی جگہ آگئی' پس اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم یہاں رہ کر کیا عمل کرتے ہو"۔

واقعی دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے' کہ ہر شخص کو اس کی رغبت ہے' یہاں کا مال و دولت' یہاں کی لذتیں اور راحتیں' یہاں کا ساز و سامان ہر شخص کو مرغوب ہے اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یوں ارشاد فرمایا ہے کہ برسات کے موسم میں زمین میں خوب سبزہ اگتا ہے اور زمین خوب سرسبز ہوجاتی ہے۔ نرم اور سرسبز چارہ جانوروں' مویشیوں کو بہت بھاتا ہے۔ اب جانور نے یہ سبزہ دیکھا تو اس کو کھانا شروع کردیا' چونکہ بہت میٹھا' سرسبز اور لذیذ تھا لہٰذا مسلسل کھاتا رہا' یہاں تک کہ بدہضمی ہوگئی اور پیٹ پھول گیا اور تخمہ سے جانور مرگیا' اور ایک اور جانور وہ تھا جس نے ضرورت کے بقدر کھایا اور بقدر ضرورت کے بعد دھوپ میں چلاگیا' جگالی کی اور اس کو ہضم کرلیا' ہضم کرنے کے بعد پھر اسی طرح کھانا شروع کردیا یعنی بقدر ضرورت کھایا' پھر ارشاد فرمایا کہ دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' پس جو شخص حرص کے ساتھ کھاتا ہے اس کو "جوع البقر" کی بیماری لاحق ہوجاتی ہے کہ کھاتا رہے اور پیٹ نہ بھرے' یہ شخص دنیا کماتا چلاجائے گا اور سمیٹتا بھی چلاجائے گا اس جانور کی طرح ہلاک ہوجائے گا اس کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اسے تخمہ ہوجائے گا۔ اور جو شخص کہ اس کو حق کے ساتھ کرے اور جہاں اللہ نے اس کو خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے وہاں خرچ کرے تو وہ البتہ محفوظ رہے گا'

یہ دنیا ایسی سرسبز ہے کہ آنکھوں کو ایسی بھاتی ہے کہ اس سے کسی کا جی نہیں بھرتا اور اس کو چھوڑنے کو کسی کا جی بھی نہیں چاہتا' بھئی ابڑی عمر ہوگئی ہے بڑھاپا آگیا ہے' اعضاء و قوی کمزور ہوگئے ہیں' دماغ اب سوچتا نہیں' آنکھیں دیکھتی نہیں' ٹانگیں چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی ہیں' معدہ ہضم نہیں کرتا' گردے کام نہیں کرتے' مثانہ کام نہیں کرتا' ظاہری اور باطنی قوی میں اختلال پیدا ہوگیا ہے' چلو اب چھوڑو اس قصے کو اس مصیبت کے گھر کو چھوڑو اور اب آخرت کی فکر کرو' لیکن نہیں! کسی کا جی نہیں چاہے گا کہ اس کو چھوڑوں' پتا نہیں کہ اس میں کیا مٹھاس رکھی ہوئی

ہے' بڑی سرسبز ہے' دل کو بھاتی ہے بلکہ لبھاتی ہے۔

دنیا کی مثال نقش و نگار والے سانپ کی ہے

شیخ عطار فرماتے ہیں:

زہر دار در دروں دنیا چوں مار
گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
زہر ایں مار منقش قاتل است
باشد از وے در ہر کو عاقل است

ترجمہ: یعنی دنیا کی مثال منقش سانپ کی سی ہے اوپر سے اس کی جلد بہت خوبصورت نظر آرہی ہے' نقش و نگار نظر آتے ہیں' عقلمند آدمی اس کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ یہ سانپ ہے' بہت زہریلا سانپ' لیکن ایک نادان بچہ اس کو اس کی حقیقت کا پتہ نہیں وہ اس کے نقش و نگار کو دیکھ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کرے گا' اسی لئے فرمایا کہ یہ دنیا ظاہر میں منقش ہے لیکن جو دانا اس کی حقیقت سے باخبر ہیں وہ اس کے زہر سے خوف زدہ ہیں' کہ ع" یہ منقش سانپ ہے' ڈس جائے گا"

امام غزالی فرماتے ہیں دنیا اور دنیا والوں کی مثال سانپ اور سپیرے کی ہے جو اس کے دانت توڑ دیتا ہو یا اس کا تریاق جانتا ہو کہ اول تو وہ سانپ کے دانت توڑ دیتا ہے اور اس کو اس لائق ہی نہیں چھوڑتا کہ اسے کاٹ کھائے علاوہ ازیں اس کو معلوم ہے کہ اگر سانپ کاٹ لے تو اس کا یہ توڑ ہے اور اس کا یہ علاج ہے' چنانچہ وہ سانپ کو کندھے پر اٹھائے پھرتا ہے' سانپ اس کو کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس کا تریاق جانتا ہے اور جو بیچارہ سانپ کا تریاق نہیں جانتا وہ اگر سانپ کو ہاتھ لگائے گا تو وہ اس کو کاٹ کھائے گا۔ یہی مثال ہے دنیا کی اور دنیا والوں کی' جو لوگ اس کے دانت توڑ دیتے ہیں اور اس کا علاج جانتے ہیں ان کو یہ سانپ ضرر نہیں پہنچاتا' لیکن جن لوگوں نے اس کا منتر نہیں سیکھا' اس کے دانت نہیں توڑے اور اس کے کاٹے کا علاج نہیں سیکھا وہ ان کو کاٹ کھائے گا۔ چنانچہ ہماری یہی حالت ہے' نہ مال کمانے کے احکام سیکھے' نہ اس کو رکھنے کے آداب کا علم حاصل کیا' یہ بھی نہیں معلوم کہ مال کو کہاں اور کس طرح خرچ کیا جائے' کہاں خرچ نہ کیا جائے اسی کا نتیجہ ہے کہ اس دنیا نے ہمیں کاٹ کھایا' اور ہماری زندگی کے تمام اعضا میں اس کا زہر پھیل چکا ہے' اس کا زہر کیا ہے؟ آخرت سے غفلت' ہمیں بس ایک ہی بات یاد ہے کہ جی! بچوں کے لئے کمانا بھی تو فرض ہے! ہمیں بس یہی ایک فرض یاد رہا باقی سب کچھ بھول گئے۔

حضرت جی مولانا محمد یوسف (امیر تبلیغ) ایک بار بیان فرمارہے تھے' جوش میں آگئے' فرمانے لگے تمہیں کس نے کہا تھا کمانے کو؟ کہ دکانیں کھولو اور روٹی کماؤ؟ تم نے غلط سمجھا کہ کمانا بھی فرض ہے جس طرح تم اندھا دھند کماتے ہو یہ فرض نہیں بلکہ حرام ہے' پہلے کمانے کا ڈھنگ سیکھو' پھر روٹی کماؤ' حلال اور حرام جائز و ناجائز کو پہچانو' پھر کماؤ۔ حلال اور حرام کی تم کو تمیز نہیں' جائز اور ناجائز کی تم کو پرواہ نہیں' تو تمہارے لئے کمانا حلال ہی نہیں کہتے ہو کہ کمانا فرض ہے۔

بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میٹھی ہے' اللہ جل شانہ پہلے لوگوں کو لے گئے اور تمہیں ان کی جگہ لے آئے ہیں۔ یہاں تمہیں عیش اڑانے کے لئے نہیں لائے ہیں یہ بچے ذرا یہاں کھا پی لیں اور عیش اڑائیں' نہیں! بلکہ اس لئے لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں سے تم نے اگلے سفر کے لئے اعمال کا کیا توشہ لیا' تم نے یہاں رہ کر اپنے سے پہلے لوگوں کی حالت سے بھی کچھ عبرت حاصل کی ہے کہ نہیں؟ لیکن ہم میں اکثر ایسے ہیں جنہوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کے حال سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی' اللہ جل شانہ ہمیں معاف فرمائیں' ہماری اس غفلت کو معاف فرمائیں۔

زندگی کے پانچ دور

میرے بھائیو! یہ دنیا کی زندگی بہت مختصر سا وقفہ ہے جو تمہیں دیا گیا ہے' آج کے اخبار میں آپ نے پڑھا ہوگا میں نے گورنر پنجاب کے نام خط لکھا ہے اس میں اس کو ذکر کیا ہے کہ ماں کے پیٹ کا وقفہ' اس کے بعد دنیا کی زندگی کا وقفہ' پھر قبر میں رہنے کا وقفہ' پھر حشر کے میدان کا وقفہ' اس کے بعد ابدی زندگی جنت یا جہنم۔ یہ پانچ وقفے یا یوں کہو کہ تمہاری زندگی کی پانچ منزلیں ہیں۔ ماں کے پیٹ میں آئے تھے تو چار مہینہ تک تو پہلے پانی کی شکل میں رہے' پھر جمے ہوئے خون کی شکل میں' پھر گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں' پھر بے جان دھڑ کی شکل میں رہے جس کی کوئی قیمت ہی نہیں تھی' چار مہینے بعد روح ڈال دی گئی' اب تم انسان بن گئے' یہاں سے تمہاری زندگی شروع ہوئی' لیکن ماں کے پیٹ کی یہ زندگی ایسی زندگی تھی کہ عقلاء اس کو زندگی ہی نہیں سمجھتے' کیسی تنگی اور تاریکی کی زندگی تھی؟ لیکن یہ نادان اسی زندگی پر مطمئن تھا' چنانچہ وہاں سے آتے ہوئے یہ رو رہا تھا اور یوں سمجھ رہا تھا کہ میرا جہان مجھ سے چھڑا رہے ہیں۔ میری زندگی مجھ سے چھین رہے ہیں۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ چیونٹی کے انڈے کے اندر جو بچہ ہے اس کے لئے انڈے کا خول ہی زمین و آسمان ہے' اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ اس سے بڑا آسمان اور زمین اس دنیا میں ہے ہی نہیں' نہ ہو سکتا ہے' بالکل یہی حال ہمارا یہاں دنیا کی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد ہوا' ہم نے یہاں آکر زمین و آسمان کو دیکھا تو سمجھ لیا کہ اس سے بڑی دنیا ہو ہی نہیں سکتی' چنانچہ زندگی کے اگلے ادوار' یعنی عالم برزخ' عالم حشر اور جنت و دوزخ کو بھول بھال گئے' انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے سچے جانشینوں نے ہمیں یاد دلایا کہ اس "بیضہ مور" (چیونٹی کے انڈے) میں دل نہ لگاؤ' اس زندگی کو زندگی سمجھ کر اگلی زندگی کو نہ بھول جاؤ' لیکن ہم نے اس زندگی کی ترقیات کو کافی سمجھ لیا' اور جو حضرات اس زندگی سے منہ موڑ کر آخرت کی زندگی کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم دیتے ہیں ان کا مذاق اڑانا شروع کردیا۔ اچھی بات ہے کھاؤ' کماؤ' ملاؤں کا مذاق اڑاؤ' کہ یہ کچھ نہیں کماتے کھاتے' ڈگریاں حاصل نہیں کرتے' دنیا کی

ترقیات سے روکتے ہیں، بہت جلد تم کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ ملا مذاق اڑانے کے لائق تھے یا تم خود بدولت اس لائق تھے کہ تمہارا مذاق اڑایا جائے؟ شب و روز ہمارے سامنے عبرت کے نمونے ظاہر ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں عبرت نہیں ہوتی۔

دنیا کی ڈگریوں کا انجام

میرے پاس پرسوں ایک صاحب آئے کہنے لگے کہ امریکہ سے چھ لاشیں آرہی ہیں، تابوتوں کی شکل میں۔ تو کیا ان تابوتوں کو کھول کر دفن کیا جائے یا ایسے ہی (یعنی) بغیر کھولے ہی دفن کیا جائے؟ میں نے کہا کہ اگر لاشیں کچھ اچھی حالت میں ہوں تو کھول کر دفن کیا جائے اور اگر اچھی حالت میں نہیں ہوں تو پھر ایسے ہی تابوت کے سمیت ہی دفن کردی جائیں لیکن لاش کی بے حرمتی نہ کرو، وہ کہنے لگے ان چھ میں سے دو لاشیں سگے دو بھائیوں کی ہیں، ایک بھائی انجینئرنگ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے لئے امریکہ گیا تھا اور دوسرے نے "میڈیکل" کی سب سے بڑی ڈگری حاصل کرلی تھی اور انگلستان کی حکومت نے اسے وہاں پر ملازمت دے دی تھی۔ (یہ بھائی اس انجینئرنگ کرنے والے بھائی کو ملنے امریکہ گیا تھا) بڑی اونچی تنخواہ تھی، بڑا اونچا عہدہ تھا، بڑی اعلیٰ اور بڑی اونچی تعلیم کی ڈگری تھی، بھائی سے ملنے امریکہ گیا تھا، دونوں بھائی کہیں گھومنے گئے، وہیں ختم ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بس یہ ہی قیمت تھی؟ ان ڈگریوں کی جن پر ناز کررہے تھے؟ اس زندگی کی یہی قیمت تھی جس پر ناز کررہے ہو؟ اور یہ بیچارے تو ابھی نوجوان ہی تھے دھر لئے گئے، لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم میں سے ہر ایک کی زندگی کا یہی نقشہ نہیں ہے؟

دنیا کی زندگی کے مقابلے میں

کسی کی پچاس سال کی زندگی تھی، کسی کی ۶۰ سال کی، کسی کی ۸۰ سال کی۔ اور ماں کے پیٹ میں وہ پانچ مہینے کی زندگی اس زندگی کو ذرا ۸۰ سال کی زندگی پر تقسیم کرو تو یہ ماں کے پیٹ والی زندگی اس پچاس، ساٹھ اور اسی سالہ زندگی کے مقابلے میں کتنی مختصر نظر آئے گی؟ اور ہم میں سے ہر شخص اس پیٹ والی زندگی کے بارے میں کہے گا کہ بھلا وہ زندگی بھی کوئی زندگی تھی؟ اچھا اب آگے چلئے، یہاں اسی برس گزار کر ہم قبر میں پہنچ گئے، وہاں آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت سے آج تک لوگ قبروں میں پڑے ہوئے ہیں اور ابھی خدا جانے کب تک پڑے رہیں گے۔ اب اس دنیا کی زندگی کو اس "قبر کی طویل زندگی" پر تقسیم کرو تو ہماری یہ دنیا کی زندگی اس برزخی زندگی کے مقابلہ میں کتنی مختصر معلوم ہوگی؟ اور وہ بھی برزخ کی زندگی بھی، خواہ کتنی ہی طویل نظر آئے لیکن وہ دائمی نہیں، بلکہ ایک دن وہ بھی کٹ جائے گی، اس کے بعد ایک دن آنے والا ہے حشر کا، وہ ایک دن پورے ۵۰ ہزار سال کا ہے۔ اب برزخ کی زندگی کالعدم نظر آئے گی اور اس پچاس ہزار سال والے دن کے بعد اصل زندگی اب شروع ہونے والی ہے قیامت کا دن ختم ہوگا تو یہ زندگی شروع ہوگی جو دائمی اور ابدی ہے جس کا کوئی سرا نہیں، جس کی انتہا ہی نہیں، تمہاری سوچ و فکر سوچتے سوچتے تھک جائے گی لیکن وہ زندگی ختم نہیں ہوگی۔ انبیا کرام علیہم السلام ہمیں اس زندگی کی دعوت دیتے ہیں جو لازوال ہے جو ابدی ہے، جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ اس زندگی کی کامیابی کی دعوت دیتے ہیں اور وہاں کی ناکامی سے ڈراتے ہیں، یعنی ان اعمال سے تم وہاں کی زندگی میں کامیاب ہوجاؤ گے اور ان اعمال سے تم وہاں ناکام ہوجاؤ گے، یہ حضرات ہمیں اس کی کامیابی حاصل کرنے اور ناکامی سے بچنے کی دعوت دیتے ہیں اور ہماری اس دنیا کی زندگی کو زندگی نہ سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ چونکہ لوگوں کو ان حضرات کی بات سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کفار کہتے ہیں کہ یہ پاگل ہے، مجنون ہے، دیوانہ ہے اور نہ جانے کیا کیا کہتے تھے۔ وہ تو انبیاء علیہم السلام کے وقت کی بات تھی۔ آج تم نے، ہاں! مسلمان کہلانے والوں نے کہا یہ ملا ہے، یہ صوفی ہے، یہ دور حاضر کے تقاضوں سے بے خبر ہے اس کو کچھ پتہ نہیں کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی یہ صوفی، ملا آج تک بسم اللہ کے گنبد میں بند ہے۔ مسجد کے مینڈھے، قل اعوذیئے اور نہ جانے کیا کیا خطاب تم غریب ملا کے لئے تجویز کرتے ہو، جس کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ آج وہی بات کہہ رہا ہے جو اپنے وقت میں انبیاء علیہم السلام کہتے آئے ہیں۔

دنیا سے آخرت کا توشہ حاصل کرو

تو یہ دنیا میٹھی ہے، سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں اس لئے لارہے ہیں اور تمہیں پہلوں کا جانشیں بنارہے ہیں کہ تم کچھ عبرت حاصل کرو اور دیکھو کہ یہاں سے کیا توشہ لے کر جارہے ہو۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "اے ابو ذر! توشہ لے لینا، کیونکہ سفر بہت لمبا ہے، اور ذرا بوجھ ہلکا رکھنا کیونکہ گھاٹی بڑی دشوار گزار ہے، جس پر چڑھنا ہے، کمر پر سارا بوجھ لاد کر چڑھنا پڑے گا قرآن کریم میں ہے "اور وہ لادے ہوئے ہوں گے بوجھ اپنی کمروں پر"۔ مشکوٰۃ شریف (ص ۴۴۳) میں حدیث ہے، حضرت ام درداءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر ابو الدرداءؓ سے کہا کہ آپ کیوں روزی نہیں کماتے، جیسا کہ فلاں شخص کماتا ہے؟ کہنے لگے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ "تمہارے آگے ایک گھاٹی ہے، بہت دشوار گزار، جن کا بوجھ بھاری ہوگا وہ اس گھاٹی کو عبور نہیں کرسکیں گے" اس لئے میں اس گھاٹی کی خاطر اپنا بوجھ ذرا ہلکا رکھنا چاہتا ہوں۔ اور حضرت ابو ذرؓ سے فرمایا کہ "عمل ذرا خالص لے کر جانا اس لئے کہ پرکھنے والا بڑا باریک بین ہے"۔ وہاں کھوٹ نہیں چلے گا۔ اس دفعہ طواف کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بہت یاد آئی اور میں اکثر اسی کو پڑھتا رہا:

واسئلک نفسا بک مطمئنا تؤمن بلقائک، و ترضی بقضائک، وتقنع بعطائک۔

باقی صـ ۱۶ پر

چیچنیا کی صورت حال

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ ختم نبوت
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ

احقر بھی آپ کے پاکیزہ رسالے کا باقاعدہ قاری ہے۔ اس پاکیزہ رسالے کی پاکیزہ تحریریں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے قائدین کو خود ایک اسلامی حکومت میں رہتے ہوئے یعنی اپنے ہی گھر میں اس کے درو دیوار یعنی عمارت اسلام کے تحفظ کے لئے کتنی کتنی ناپاک جسارتوں سے اور کیسی کیسی ستیزہ کاریوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ اس حوصلے اور قوت برداشت کو عطائے رب العزت ہی کہا جاسکتا ہے۔ آپ کی ان کوششوں کے اعتراف اور اس اہم مذہبی مسئلہ کی یکجہتی کے اظہار کے لئے درکار حوصلہ افزائی میں پاکستان سے شائع ہونے والے تمام ہفت روزہ، پندرہ روزہ اور ماہناموں کے ایڈیٹر صاحبان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے رسالے کا کم از کم ایک صفو ہفت روزہ ختم نبوت کی کسی بھی اشاعت کے اقتباسات شائع کرنے کے لئے وقف کردیں، یہ معاملہ چونکہ تمام مسلم دنیا کا متفق معاملہ ہے لہذا اسے کار خیر اور سرمایہ افتخار سمجھیں تاکہ بروز حشر آقائے نامدار خاتم النبیین آپ کی اس قربانی کے جذبے کو ذریعہ شفاعت کی حیثیت سے بارگاہ رب العزت میں پیش کردیں۔

جناب گرامی! ہفت روزہ ختم نبوت کی گزشتہ اشاعت میں ایک مضمون بعنوان چیچنیا، تاریخ کے آئینے میں نظر سے گزرا، فاضل مضمون نگار نے جہاں روس سے آزاد شدہ اس ریاست کا تاریخی نقشہ واضح کیا ہے وہاں اسلام اور اہل اسلام کی مشکلات یعنی ان پر مسلمان ہونے کے حوالے سے عیسائی اور دیگر غیر دینی اور غیر مذہبی قوتوں کے ڈھائے جانے والے مظالم کا نقشہ کھینچا ہے ان کو پڑھ کر دل خون کے آنسو بہا رہا ہے، نادار اور نہتے مسلمانوں کے لئے اسلام دشمن قوتیں جدید آتشیں اسلحہ اور اسٹریجی کے ذریعے اپنے پوشیدہ اور ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے ایک خونخوار عفریت کی صورت میں چاروں طرف سے یلغار پر یلغار کے لئے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ جب کہ ہماری اپنی حکومت اور دنیا کے نقشے پر پھیلی ہوئیں دیگر اسلامی حکومتیں خاموش تماشائی بنی دم دبائے ہوئے بیٹھی دکھائی دیتی ہیں۔ حالانکہ موجودہ دور میں ہماری کچھ حکومتوں کو اسی اللہ نے جس کے دین کی مدد کے لئے آج ان کو جس طاقت و قوت کی ضرورت ہے وہ عطا کی ہوئی ہے۔ لیکن اسے محض اس خوف سے استعمال نہ کرنا کہ اعیار کی طاقت و قوت کے مقابلے میں ہماری حکومتوں کا چراغ گل نہ ہوجائے کمزوری ایمان کی دلیل ہے۔ ایسی حکومتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان ہونے کے حوالے سے ان کا ایمان تو یہ ہونا چاہئے کہ اللہ کی طاقت سب سے بڑی طاقت ہے اور دنیا میں ہر قسم کی طاقت و قوت کی تقسیم کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات ہے۔ اسی کے پاس یہ اختیار بھی ہے کہ وہ جس سے چاہے ملک و عزت اور حکومت کی طاقت و قوت چھین لے۔ اس نظریہ قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود اسلامی حکومتوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے ملک بلکہ حکومتوں کے فیصلوں کو بلند تر اور مضبوط تر بنانے کے لئے خزانے پر خزانہ خرچ کرتی جارہی ہیں۔ اپنی پسند کے غریب ملکوں اور حکومتوں کی امداد کے بہانے اپنے موقف کی تائید کرانے کا عہد لے رہی ہیں۔ حالانکہ مسلمان پر ایک فرد کی حیثیت سے بھی کسی قسم کی طاقت ضرورت پڑنے پر ضرورت مند مسلمان کا ازخود حق بن جاتی ہے اس ضرورت کو کسی بھی نقطہ نظر سے مشروط کرنا درست اور جائز نہیں ہے۔ ملکوں اور حکومتوں کا معاملہ اسلامی رشتے کے حوالے سے تو اور زیادہ وسیع معنوں میں غیر مشروط فرض قرار پاتا ہے۔ خواہ ضرورت مند فرد ملک یا حکومت دنیا کے مشرق و مغرب کے کسی معروف یا غیر معروف کونے کھدرے میں کیوں نہ ہو۔ مگر کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ وہ کچھ ہورہا ہے جو نہ ہونا چاہئے تھا اور وہ کچھ نہیں ہورہا ہے جو کہ ہونا چاہئے تھا۔ اسلام دشمن ممالک حکومتیں اور طاقتیں چیچنیا اور بوسنیا میں مسلمان مردوں کو قتل کررہی ہیں، عزت مآب خواتین کی کھلے بندوں عصمتیں لوٹ رہے ہیں، غارت گری اور لوٹ مار کا بازار ان نہتوں پر گرم کیا جارہا ہے لیکن کوئی ان کا پرسان حال نہیں، ان پر کیا جانے والا ماتم اور ان پر پڑھے جانے والے مرثیے ان کی کوئی مدد نہیں کرسکتے، نہ انصاف دلا سکتے ہیں نہ حق، غیر اسلامی طاقت کا جواب اسلامی طاقت ہے اور وہ بھی متحدہ ناقابل تفریق و ناقابل تقسیم طاقت۔ ورنہ آج چیچنیا اور بوسنیا جس امید و یقین کے ساتھ پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں اور حکومتوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے بارے میں سوچ رہے ہیں اگر وہ دیکھتے اور سوچتے ہی رہ گئے تو کل بھی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور سوچتے رہ جائیں گے۔ ہمیں مارنے والے ظالموں کے ظلم میں کوئی کمی نہ کبھی آئی ہے نہ آئندہ آئے گی۔ ہمارے دشمنوں کے ہاتھ ہمارے اور ہماری آل اولاد کے خون سے پہلے سے بھی زیادہ گہرے سرخ ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ آخر کب تک؟ کب تک ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگا۔ ہم کب تک اس ظلم و بربریت کے تن تنہا متحمل ہوسکیں گے؟ تعجب ہے کہ انسانیت کے عالمی حقوق

کے مرتب کار اور محافظت کی دعویدار قوتیں اور ان کے قوانین چیچنیا، بوسنیا، فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں کا بحیثیت انسان اتنا بھی تحفظ نہیں کر سکتیں جتنا کہ ہر ملک و قوم میں قائم انسداد تحفظ حیوانات کا ادارہ اپنے اپنے حیوانات کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ اس ایک استعجابیہ سوال کا ایک ہی تاریخی جواب ہے اور یہ ہے دو قومی نظریہ، مسلم اور غیر مسلم کا نظریہ، یہودی اور غیر یہودی کا نظریہ، عیسائی اور غیر عیسائی کا نظریہ، ہندو اور مسلم کا نظریہ۔ قرآن مجید میں اس نظریئے کو مؤمن اور مشرک، مسلم اور کافر کے ناموں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس نظریئے کو علاقائیت اور لسانیت کے لبادے میں پیش کرنے اور قبول کرنے والے اور اس پر یقین رکھنے والے مسلم سربراہان مملکت ہی وقت کی اس اہم ترین ذمہ داری سے مجرمانہ چشم پوشی کے مرتکب ٹھہرائے جاسکتے ہیں تو پھر یہ ذمہ داری مسلم ممالک میں قائم سیاسی جماعتیں، تحریکیں، مذہبی ادارے اور غیر سرکاری انجمنیں جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود، اور حق و انصاف کے تحفظ کے نام پر قائم ہیں ان پر عائد ہوتی ہے کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور اپنی اپنی حکومتوں کی خاموشی کا نوٹس لیں اور انہیں یہ فریضہ جو اللہ اور رسول کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے اسے ادا کرنے کے لئے نہ صرف انہیں آمادہ کریں بلکہ ان سے تعاون کرنے کا فریضہ بھی ادا کریں۔ وہ فرض یا فریضہ کیا ہے؟ میرے نزدیک وہ یہ ہے کہ ہر ملک خوف اور خاموشی، ماتم اور مرثیے کے دائرے کو توڑ پھوڑ کر غیر مسلم طاقتوں کے ظلم کے خلاف متفقہ طور پر، متحدہ حیثیت سے، مجسم احتجاج بن کر اٹھ کھڑا ہو، اور اگر اللہ توفیق دے تو حجاج بن یوسف کی تقلید میں دشمنان دین و دنیا پر ٹوٹ پڑے۔ یہ حوالہ حرف آخر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے کیونکہ آج کسی بھی مسلم ملک کے سربراہ میں نہ تو صدیق اکبرؓ والا جذبہ صداقت ہے، نہ عمر فاروقؓ کی سی غیرت و حمیت کی صلابت ہے، نہ ہی عثمانؓ و علیؓ جیسا مخلص دل اور منجھا ہوا دماغ ہے اور تو اور عمر بن عبدالعزیزؒ کا سا رجحان و سیاسی شعور موجود ہے۔ حضرت محمدؐ کے نمائندوں اور عوام کے نمائندوں میں جو انتخابی تضاد ہے دراصل وہی ہمارے خوف و خاموشی، ماتم و مرثیے کی بنیاد ہے۔ جس پر ہمارے مسلم سربراہان مملکت و حکومت کی حفاظت کی غیر دلی دیوار چنی گئی ہے۔ لے دے کے محترم علمائے کرام ہی کا ایک درد مند طبقہ رہ جاتا ہے یا کچھ مخلص سماجی انجمنیں۔ جو دین اسلام کی طرف بڑھنے والی ستیزہ کاریوں اور شرار بولہبی کے مقابل سینہ سپر ہوکر چراغ مصطفویؐ کی حفاظت کے لئے آتش نمرود میں کود پڑنے کا ولولہ رکھتی ہیں۔ یہ حقیر و فقیر رسالہ ختم نبوت جاری کرنے اور اسے پڑھنے والے حضرات سے اجتماعی طور پر اس گزارش کی اپنے اندر انگیخت محسوس کرتا ہے کہ چیچنیا، بوسنیا، فلسطین اور کشمیر کے معاملے و مسئلے پر آپ محترم حضرات ہی ایک وفد کی تشکیل کریں اور مسلم ممالک کے دورے پر دورے فرمائیں، مسلم ممالک کے سربراہان سے ملاقات کر کے مسلم دنیا کو غیر مسلم ظالموں کی ظالمانہ طاقتوں سے تحفظ کے مسائل سے آگاہ فرمائیں ہوسکتا ہے کہ اللہ رب العزت آپ حضرات کی مساعی جمیلہ و جمیعہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور پھر اس کے پاکیزہ اثرات سے ان کے کمزور و خوابیدہ قلوب بیدار اور قوی ہوجائیں۔

عزم محکم کو تو منزل کا ہر اک سنگ گراں
راہ دے دیتا ہے رہرو کو گزرنے کے لئے
وسعت نیل و بیاباں بھی سمٹ جاتی ہے
پختہ سامانیٔ آہنگ سکندر کے لئے

والسلام

قرلودھی جے پوری ۲/ ۲۲ ہ۔ ایف، نیو کراچی۔

فون نمبر: ۵۹۴۳۵۶

○

بقیہ: مقصدِ حیات

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں ایسا نفس جو آپ پر مطمئن ہوجائے' جو آپ کی ملاقات پر ایمان رکھتا ہو' اور جو آپ کے قضا اور قدر کے فیصلوں پر راضی ہوجائے اور جو آپ کی عطا پر قناعت کرلے کہ جتنا میرے مالک نے دیا ہے وہ میرے لئے بہت کافی ہے بس اس سے زیادہ نہیں چاہئے۔ بس یہی بہت ہے۔

عورتوں کا فتنہ

۲۔ جس خطبہ کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا اس میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: "خبردار! پس دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو" یعنی ان کے فتنے سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں سے ہوا' مشہور ہے کہ تین چیزیں فساد کی جڑ ہیں۔ زن' زر اور زمین۔ دنیا میں جتنے بھی فتنے ہورہے ہیں ان تین چیزوں کی وجہ سے ہیں یا عورت کا چکر ہے یا زر کا یا زمین کا۔

یہ بھی دنیا کی ایک مثال ہے کہ ان تین چیزوں سے آدمی جیسا دھوکا کھاتا ہے' ویسا ہی دنیا سے دھوکا کھاتا ہے' خاص طور پر عورتوں کا فتنہ بڑا سخت ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے حدیث منقول ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ مضر ہو"۔ یعنی مردوں کے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں کا ہے۔

پس دنیا پر فریفتہ ہوکر اللہ تعالیٰ کو اور اپنی عاقبت کو نہ بھول جاؤ' راہ حق سے برگشتہ نہ ہوجاؤ اور زر' زمین اور عورتوں کے فتنہ میں مبتلا ہوکر دین سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔

ندامت سے نجات کا واحد حل

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ :۔ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر پیروی کیلئے ایک بہترین نمونہ موجود ہے اس کا فائدہ اس شخص کو ہو گا جو اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتا ہے۔

(سورہ احزاب)

بزرگان دین اور برادران اہلسنت والجماعت رمضان مبارک کا مہینہ گزر چکا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک انسانوں کیلئے اصول بتایا ہے ایک ضابطہ بیان فرمایا ہے اور ان لوگوں کیلئے جو ایمان لا چکے ہیں اس زمانے میں ہوں یا بعد والے' ایمان لانے والے ہوں' پہلا خطاب انہی کو ہے یعنی صحابہ کرامؓ کو اور یہ سورہ احزاب کی آیت ہے احزاب کہتے ہیں لشکروں کو حزب اللہ' اللہ کا لشکر ایک جنگ ہوئی ہے جس کا نام جنگ خندق بھی ہے جنگ احزاب بھی ہے احزاب اس لئے نام ہے کہ کافروں کے بہت سے لشکر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے کہ مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیں تعداد زیادہ تھی کافروں کی جبکہ مسلمان تھوڑے تھے یہ دنیا کی دشمنی نہیں تھی دین کی دشمنی تھی وہ کفر کے داعی کفر کے علمبردار اور صحابہ کرامؓ اسلام کے داعی اسلام کے علمبردار یہ کشمکش تھی' تو جنگ اور لڑائی آخری خطرناک چیز ہے جس میں جان دینی پڑتی ہے لوگ زخمی ہوتے ہیں تو لڑائی لڑائی ہے جنگ جنگ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا اس لئے کہ باقی تین جو اطراف تھے ان کی طرف سے دشمن حملہ آور نہیں ہو سکتا تھا جس طرف سے دشمن حملہ کر سکتا تھا اس طرف سے انتظام کرتا تھا دفاع کا۔ اس زمانے میں تو یہ ہوائی جنگ تھی نہیں زمینی دست بدست ہی ہوتی تھی تیر تلوار سے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی اتنی چوڑی کہ وہ آسانی سے عبور نہ کر سکیں اس لئے اس کا نام جنگ خندق بھی ہے جنگ احزاب بھی آخر اللہ نے فتح دی لبا قصہ ہے تو اس جنگ کے حالات اور واقعات کے بیان کے درمیان میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

کہ تم صحابہؓ نے خندق کھودی ہے دفاع کیا ہے جنگ لڑی ہے اور اللہ نے اپنی غیبی امداد سے کافروں کو شکست دی یعنی وہ بھاگ گئے طوفان سردی میں صحابہؓ نے مورچہ' خندق کھودی پیٹ پر پتھر باندھ کر لڑے کس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیوں مانا کہ اللہ کے رسول تھے کونسا اللہ جو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا یعنی سمجھا یہ رہا ہوں کہ صحابہ کرامؓ کا ایمان کیسا تھا کیوں تھا برادری کو چھوڑا سرمایہ داروں کو چھوڑا وطن کو چھوڑا گھر بار کو چھوڑا اس لئے کہ یہ چیزیں فانی ہیں مرجاتا ہے رشتہ داری بھی ختم ہو جاتی ہے زمین مکان بھی سب پیچھے رہ جاتے ہیں ایمان کام آتا ہے اور ایمان کام دے گا اس کو جو اس زندگی میں ایمان رکھے عمل کرے۔ تو اصول یہ سمجھایا اگر تم اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل کا عبادت کا لڑائی کا کوئی اعلیٰ نمونہ اختیار کرنا چاہتے ہو جو رب کو پسند ہے کیونکہ عمل تو قبول اللہ نے کرنا ہے تو کیا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پیروی کیلئے تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ موجود ہے اس اعلیٰ نمونہ کو تم اختیار کرو دیکھو ناں آج ہمارے دلوں میں خواہش کم ہے آج ان آیات کا سمجھنا سمجھانا بھی مشکل ہے یہ کہا جائے کہ فلاں کام سے تم کو اتنی دولت ملے گی تو بھاگے چلے جائیں گے تم وزیر بن جاؤ گے چلے جائیں گے تمہیں ایمان ملے گا اس کی فرصت نہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کو تو اسی کی ضرورت تھی ہاں انہوں نے ساری زندگی اسی کیلئے وقف کر دی تھی کہ اگر تم بہترین نمونہ عمل چاہتے ہو تو ایک اعلیٰ نمونہ اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے اعلیٰ ترین اس سے اعلیٰ یا اس کے برابر بھی اور کوئی نمونہ اللہ نے پیدا نہیں کیا فرمایا وہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں مورچہ کھودو خندق کھودو تو کھودیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں لڑو تو لڑو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں صلح کرو تو صلح کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں نماز پڑھو تو نماز پڑھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں روزے رکھو تو روزے رکھو یعنی ساری زندگی اسلام میں اعلیٰ نمونہ تم کو ملنا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو دیکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا کیسے کیا تھا اور اسی کا نام سنت ہے اسی کا نام اسوہ حسنہ بہترین اچھا نمونہ ہے اور اس کا نام سنت رسول ہے۔ نمونہ تو اللہ نے بھیج دیا فائدہ کس کو ہو گا

اس نمونہ اعلیٰ سے فائدہ کون اٹھائے گا؟۔

جس کا ایمان یہ ہے کہ میں اللہ کو مانتا ہوں وحدہ لاشریک اور قیامت کے دن مجھے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے قیامت پر بھی ایمان ہو' اور قیامت کے دن رب العالمین کے سامنے پیش ہونے کا بھی ایمان ہو عدالت میں دنیا کے اندر انسان پیش ہوتا ہے کتنا فکر مند ہوتا ہے۔ ہوتا ہے کہ نہیں؟ وارنٹ گرفتاری نکلے ہیں پولیس ہتھکڑی لگا کر لے جاتی ہے اب وہ سوچتا ہے کہ پتہ نہیں کیا سزا ملے گی یہ دنیا کی سزائیں ہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو جس کو یقین ہو کہ اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے تو وہ کتنا فکر مند ہو گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ یا حضور صلی علیہ وسلم کی سنت کی پیروی وہی شخص کرے گا جس کو یہ یقین ہو کہ میں نے اللہ کے سامنے ملزم کی حیثیت سے پیش ہونا ہے۔

اور جو اللہ کو بہت زیادہ یاد رکھے گا۔ جبھی رکھے گا نماز پڑھے گا تو یاد رکھے گا تو حرام کو چھوڑے گا۔ یاد

رکھے گا تو نیکی کرے گا۔ ایمان ہے لیکن یاد نہیں رکھتا۔ یاد ہے تو پرواہ نہیں' تو ایمان ہو' قیامت کے دن پیش ہونے کا بھی یقین ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس وقت فائدہ دے گا کہ اللہ کو یاد رکھے کہ اللہ نے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ میرے سامنے پیش کیا ہے جب کوئی نیک عمل کرنا ہو تو یہ دھیان کرو کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کونسا اسوہ حسنہ میرے سامنے پیش کیا ہے قرآن پڑھو حدیث پڑھو ساری چیزیں ہیں ہمارے لئے بھی یہی آیت ہے لیکن جو اس وقت مخاطب ہیں جن سے اللہ فرمارہے ہیں وہ صحابہ کرامؓ ہیں کہ اس آیت پر پورا پورا عمل کرکے دکھلایا اخلاص سے اللہ کو راضی کرنے کے لئے تو وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری فرماتے تھے کہ علماء کا فرض ہے کہ قرآن کی آیات کو زمانے کے حالات کے مطابق سمجھائیں کہ ان آیات کا تقاضا آج یہ ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ گزر گئی تو گزر گئی آج دیکھو پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ پاکستان ہے' اکثریت مسلمانوں کی۔ حکومت' فوج' پولیس' وزراء' پارلیمنٹ صوبائی قومی ممبر کوئی کی ہے سپاہی سے تھانیدار سے لے کر اوپر تک کونسلر سے لے کر وزیر تک وزیراعظم صدر تک ایک شکل میں نظام ہے۔ حقیقت میں تباہی ہے شکل میں نظام ہے۔ حقیقت میں کیا ہے؟ کراچی کے حالات ہیں روز مرہ کتنے قتل ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اخباروں میں کم تعداد آئی ہے اس لئے کہ اس وقت جو اخبار والوں کو پتہ چلا لکھ دیا۔ تیس چالیس روز قتل ہوتے ہیں کون قتل کررہا ہے کس کو قتل کررہا ہے بنیاد کیا ہے لاہور میں قتل فلاں جگہ قتل حکومت بھی کہتی ہے کوششیں بھی ہوتی ہیں لیکن اگر اللہ کی نافرمانی کی جائے اللہ کے قانون کو نافذ کیا ہی نہ جائے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ ہزار کوششیں کرو تدبیریں سوچو یہ اخبار میں آتا ہے ناں کہ یہ کرو یہ کرو یہ عذاب نہیں ٹل سکتا جب تک تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس آیت پر عمل نہ کرو کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا تھا۔ جب اقتدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں آیا۔ یہودی بھی ناکام' قریش بھی ناکام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا قانون نافذ کیا؟ جو اللہ نے نازل فرمایا۔ کس شریعت کے مطابق مجرموں کو سزائیں دیں؟ جو شریعت محمدیہ تھی؟ پھر نتیجہ کیا نکلا؟ امن و امان' اکیلی عورت اونٹ پر سوار ہوتی ہے سینکڑوں میل سفر کرتی ہے کوئی اس کو چھیڑنے والا نہیں اور وہی قوم وہی عرب اسلام سے پہلے قتل و قتال خونریزی کرتے تھے چالیس چالیس سال تک بھی لڑائیاں رہی ہیں قبائل میں' اس نے اس کو قتل کیا اس نے اس کو قتل کیا اسلام سے پہلے کی تاریخ بھی دیکھو پڑھو جان محفوظ نہیں عزت محفوظ نہیں مال محفوظ نہیں اپنی سگی بیٹیوں کو عار کی وجہ سے' باپ جو ہے' گڑھا کھود کے اس معصوم بچی کو اس میں زندہ دفن کرکے آتا ہے یہ سفاکی تھی سنگدلی تھی لیکن جب اللہ کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے ایمان کا تعلق جوڑ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کا قانون

نافذ کیا تو اس کے بعد بتاؤ کہ امن قائم ہوا یا قتل و قتال جاری رہا۔

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا جب ہم نے اللہ رسول کی نافرمانی کو اپنا مقصد حیات بنالیا تو پھر مزا بھی چکھنا ہے کراچی کے حالات تو یہ ہیں کہ کوئی آدمی گھر سے نکلنے کو تیار نہیں رات کو تو نکلتے ہی نہیں دن کو بھی بڑی مجبوری سے نکلتے ہیں یہ یقین نہیں ہوتا کہ زندہ بچ کر بھی آئیں گے یا نہیں پھر دو امریکن سفارت کار بھی قتل ہوگئے سمجھو امریکہ تک ہل چل مچ گئی یہ ہے قومی جذبہ۔ ہمارے قتل کتنے ہوئے ہیں ہزاروں یعنی یہ قومی جذبہ ہے۔

امریکہ کون ہے مسلمان ہے کہ کافر' کافر ہے لیکن اپنی قوم کی ہمدردی یہ ہے کہ دو سفارت کار جو امریکی سفارت خانے میں ملازم تھے وہ قتل ہوگئے آپ نے بیانات سنے اخبارات میں' کس نے قتل کیا ہے کیوں قتل ہوئے' پاکستانی حکومت سے پوچھا جارہا ہے اور انعام دے رہے ہیں کہ قاتل کو پکڑیں۔ کس نے قتل کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے ان کا یہ احساس اور ہماری حکومتوں کا یہ حال ہے کہ ہزاروں قتل ہوجائیں بیان دے دیں گے کہ بس ٹھیک ہے جی۔ کنٹرول کررہے ہیں' اللہ کی مدد کے بغیر کنٹرول نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت آئے گی جب تم اللہ کو راضی کرکے اللہ کا قانون نافذ کرو گے۔ شرط لگائی۔

ترجمہ :۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اللہ کی مدد کیا ہے کہ اللہ کے دین پر چلو گے چلاؤ گے پھر دیکھنا اللہ کی مدد آئے گی۔ نمازی بھی ہیں حاجی بھی ہیں قرآن پڑھنے والے بھی ہیں درود شریف پڑھنے والے اور اعمال صالح کرنے والے بھی انفرادی طور پر بہت ہیں لیکن جب تک نظام اسلامی نہ ہو کتاب و سنت کے مطابق اللہ کا قانون نافذ نہ ہو' شرعی سزائیں ایسی ہوں کہ وزیراعظم جرم کرے گداگر جرم کرے دونوں کے جرم ایک ہوں دونوں کو ایک ہی سزا دی جائے یہ نہ ہو کہ وزیراعظم کو تو چھوڑ دیا جائے اور گداگر کو سزا دی جائے۔ یعنی اللہ کے قانون میں رو رعایت نہیں جب ثابت ہوجائے۔ تو اگر حکمران ہیں اقتدار اللہ نے دیا تو وہ دیکھیں کہ رسول پاک صلی علیہ وسلم کو جب اقتدار حاصل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کام کیا۔ دو عیسائی تھے انہوں نے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی توہین رسالت کا مقدمہ چلا کر سیشن جج نے سزا دی۔ ہائی کورٹ والوں نے بری کردیا اب وہ دونوں کہاں ہیں۔ یہاں جان کا خطرہ ہے یعنی اتنی بڑی سپر طاقت امریکہ ایک آدمی بھی ان کا تکلیف میں ہوتا ہے تو ساری حکومت حرکت میں آجاتی ہے۔

حضرت عباسؓ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں بعض چچے مسلمان ہوئے بعض چچے اسلام نہیں لائے اسلام رشتہ داری پر موقوف نہیں ہے جس کو نصیب ہوجائے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے ہیں باپ کی جگہ ہیں والد صاحب تو وفات پاگئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو پیدا ہی یتیم ہوئے تھے حضرت حمزہؓ بھی ہیں حضرت عباسؓ بھی ہیں ابولہب بھی ہے سب ہیں لیکن سارے اسلام نہیں لائے جو اسلام لے آئے وہ جنتی بن گئے جو نہیں لائے وہ جہنمی بن گئے قانون ہے۔ یہ ابولہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا گورا چٹا رئیس سرمایہ دار وہ اور اس کی بیوی جہنمی تو تھے ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اصول اور ضابطہ سمجھانے کیلئے ایک سورۃ نازل کی ان کے جہنمی ہونے کی خبردی۔

تبت یدا ابی لھب و تب

یعنی یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بلال حبشی نے کی کالے نے تو جنتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی گورے چٹے چچا نے کی تو جہنمی یہ جو آیت ہے جامع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ مدینہ شریف میں تو ایک نظام قائم ہوگیا تھا ایک عورت نے چوری کی اس کا نام فاطمہ تھا بعض صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ عادی چور نہیں ہے چوری ہوگئی ! اس کو معاف فرمادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو فاطمہ فلاں کی بیٹی ہے اگر بالفرض فاطمہ میری بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دوں۔ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حالانکہ فاطمۃ الزہراؓ نے چوری نہیں کرنی جنتی ہیں لیکن اگر میری بیٹی بھی چوری کرے تو یہ نہیں کہ میری بیٹی ہے تو اس لئے چھوڑ دوں قاعدہ قانون سمجھایا اور آج کیا ہورہا ہے۔ ادھر سے سفارشیں آجاتی ہیں ادھر سے سفارشیں آجاتی ہیں پارٹی بازی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان پر غصہ ہے اللہ کو جن پر غصہ ہو ان کا کیا حال ہوگا۔

نمبر ۱۔ ایک وہ شخص ملحد فی الحرم

حرم شریف مکہ شریف میں جو حاجی جارہے ہیں جائیں گے اللہ ان کا حج قبول کرے ایک تصور ہوتا ہے جگہیں وہی ہیں تعمیرات جدا جگہ تو وہی ہے کون سی جگہ ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی خانہ کعبہ کی تعمیر کی اس خانہ کعبہ کو آپ آنکھوں سے دیکھیں گے غلاف نیا ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے بعد تعمیرات ہوتی رہیں لیکن جگہ کونسی ہے جگہ تو وہی ہے بیت اللہ تو وہی ہے یہی بیت اللہ ہے کہ نبی کریم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آج سے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے اسی بیت اللہ کا طواف کیا جب طواف کرو تو تصور کرو کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں' کتنا اللہ کا مجھ پر فضل ہے کہ مجھے وہ نعمت نصیب ہورہی ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اسوہ حسنہ ہے حالانکہ ہے تو یہی کہ پھیرے دینے ہیں چکر ہی لگانے ہیں ناں قدموں سے لیکن اللہ کے حکم سے سنت کی پیروی ہے ایک نماز پڑھو خانہ کعبہ مسجد حرام میں تو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔ لیکن ایک شخص وہاں جاتا ہے دنگا فساد کرتا ہے خلاف شریعت کام کرتا ہے حرم شریف میں' تو اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ برا شخص یہ ہے۔ گناہ برائی تو یہاں بھی ہے بعض ملکوں کے آدمیوں نے نام نہیں لیتا کہ زم زم کے پاس انہوں نے پیشاب کیا کوئی قاری صاحب ہیں ۳۵ سال سے وہاں' انہوں نے کسی کو بتایا کہ وہاں جو تہہ خانے ہیں جہاں وہ انقلابی

گھسے تھے قتل قتال کرنے کیلئے وہ کھلے ہوئے تھے ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آیا حرم شریف کے ستون کے ساتھ کھڑے ہو کر اس نے پیشاب کیا وہ بھی انسان ہے ناں اس لئے فرمایا کہ سب سے زیادہ مغضوب جس پر اللہ کو غصہ غضب ہے وہ ہے جو وہاں گناہ کرے خلاف شرع کام کرے۔ لڑائی جھگڑا دنگا فساد کرے۔

نمبر ۲۔ دوسرا وہ شخص کہ اسلام لانے کے بعد مسلمان ہونے کے بعد جن خلاف شرع جاہلیت کے کاموں کو شریعت نے مٹایا تبلیغ سے جہاد سے پھر وہ جاری کرے۔ یہ رقص و سرود اسلام کا عمل ہے یا کفر کا یہ ناچ گانا یہ زمانہ جاہلیت کے کردار رسمیں ہیں آج پاکستان میں ہیں کہ نہیں؟ ملک بھرا پڑا ہے جن چیزوں کو اسلام نے مٹایا اسلام کا نام لے کر انہی کو جاری کرے سب سے زیادہ اللہ کا غصہ اس شخص پر ہے سب سے برا آدمی یہ ہے۔ آج یہ ہے ہی نہیں تیز۔ کوئی سال ہو گیا کسی آدمی نے بتایا اوھر فیصل آباد ضلع کی طرف کا تھا کوئی یاد نہیں کہ کام تھا ہمارا اپنے ایم این اے سے تو وہاں سے پوچھا تو وہ نہیں ملا لیکن وہاں بعض ایم این اے شراب سے دھت تھے یہ کون ہیں قومی اسمبلی میں اسلامی دستور بنانے والے اسلام کا قانون چلانے والے اور وہاں بھی شراب پی کر دھت ہیں تو ساری خرابیوں کی جڑ تو اللہ رسول کی نافرمانی ہے ناں۔ رمضان میں بھی قتل ہوئے ہیں کہ نہیں۔ یہ جو روزہ خور تھے یہاں کوئی ہندو تھے یا مسلمان یہ ساری چیزیں نافرمانی کی اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہیں۔

نمبر ۳ تیسرا وہ شخص ہے جو چاہتا ہے کہ ناحق میں کسی مسلمان کو قتل کروں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے کیا چاہتا ہے۔ ابھی قتل نہیں کیا اس کا ارادہ ہے کہ میں اس کا خون بہاؤں اس کو میں قتل کروں قتل کر بھی نہیں سکا تو اتنے ارادے پر بھی اس پر اللہ کی سخت ناراضگی ہے اب کتنے قتل ہوتے ہیں آپس میں مسلمانوں کے برادری کے سیاسی ہیں۔

تو یہ تین آدمی جن پر اللہ کا بہت زیادہ غصہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق وضاحت فرمائی ہے آج ہزاروں کی تعداد میں پاکستان میں یہ تین قسم کے آدمی آپ کے سامنے ہیں تو اس ملک کا کیا حال ہو گا ایک نہیں دو نہیں دس سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی ملک بھرا پڑا ہے تو اس کے سدباب کا طریقہ کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تم میں سے ہر ایک چرواہا یعنی نگہبان ہے اس کے ماتحت رعیت ہے وہ ان کا نگہبان ہے قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے ماتحت لوگوں کا حق ادا کیا ہے یا نہیں آج تو یہ مسئلہ ہی ختم ہے کہ ہم نے جائز کرنا ہے یا ناجائز شریعت پر چلنا ہے یا نہیں۔ نفس کی خواہش سے جی میں آتا ہے شیطان جس طرف سے لے جائے۔ تو یہ نتیجہ یا انجام انفرادی یا اجتماعی اللہ کی نافرمانی کا ہے اس کا کوئی حل نہیں؟ آج پاکستان کے وجود کو خطرہ ہے کہتے ہیں کہ امریکہ دخل دے رہا ہے اگر تم مسلمان ہو اللہ کا قانون نافذ کرو تو امریکہ کیا ساری دنیا دخل دے تو کچھ نہیں کر سکتی۔ کیا ایران سپر طاقت نہیں تھی کیا روم سپر طاقت نہیں تھی طاقتیں تھیں صدیوں کی حکومتیں تھیں کیا قریش کی طاقت نہیں تھی کیا یہود کی طاقت نہیں تھی دیکھتے ہی دیکھتے وہ طاقتیں کہاں فنا ہو گئیں۔ کیوں فنا ہو گئیں کہ جماعت صحابہؓ نے اللہ کی فرمانبرداری میں اپنی زندگیاں گزار دیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابیٰ۔

ترجمہ۔ میری امت میں سارے لوگ جنت میں جائیں گے وہ نہیں جائے گا جس نے انکار کیا۔

سمجھو یہ حدیث نعت ہے اصول قرآن میں تشریح توضیح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان سے سبحان اللہ۔

کیا منظر ہو گا کہ قرآن کی آیتیں رحمت اللعالمین سنا رہے ہیں سمجھا رہے ہیں تشریح فرما رہے ہیں سامنے کون ہیں صحابہ کرامؓ آج میں گناہ گار آپ گناہ گار اللہ قبول کرے سنتا سناتا۔ آج تو مسلمان کو اللہ کا قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سننے کا بھی شوق نہیں عمل تو بعد کی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میری پوری امت جنت میں داخل ہو گی الا من ابیٰ

اب کوئی بات پوچھنی ہو استاد سے تو شاگرد پوچھتا ہے وہ شاگرد صحابہ کرامؓ تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ جس نے انکار کیا وہ کون آدمی ہے کیا مراد ہے اس کی۔ فرمایا

جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گا جس نے نافرمانی کی وہ ہے منکر۔ سبحان اللہ کیا سمجھا رہے ہیں یا جنت ہے اعلیٰ انعام یا جہنم ہے سخت سزا خلاصہ تو وہی ہے ناں

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

جس نے میری اطاعت کی جس طرح میں کر رہا ہوں اس طرح کیا وہ تو ہے جنتی اور جو زبان سے تو کہتا ہے لیکن عمل میں خلاف ورزی کرتا ہے فرمایا اس نے گویا انکار کر دیا میری سنت کا وہ جہنم میں جائے گا۔

تو کوشش ہے اللہ اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ یہ جو ٹکڑا مشرقی پاکستان گیا کیوں گیا؟ نافرمانی سے گیا کہ نہیں۔ اب اس کا نام کیا ہے۔ بنگلہ دیش مشرقی بھی تھا مغربی بھی تھا اب وہ ختم۔ اب اللہ اس خطے کو محفوظ رکھے۔ خطرات تو ہیں کہ نہیں؟ پھر کہاں ٹھکانہ ہے کہاں جائیں گے۔ ایک ہوتی ہے جنگ اور لڑائی دین کے لحاظ سے ایک ہوتی ہے اپنی ذات پارٹی بازی سیاسی اقتدار کی وجہ سے زیادہ طور پر جنگ اور لڑائی جو ہے یہ اقتدار کی جنگ ہے اب تو کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

اگر یہ خود حکومت سمجھ جائے وزراء پارلیمنٹ کے ممبر توبہ استغفار کریں فوراً شرعی سزائیں نافذ کریں تو پھر ملک بچ سکتا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیت

اسلام کے متوازی الگ بنیاد دین ہے

قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم تسلیم کرلیا گیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے ان کے مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ قادیانیوں نے قانون کا مذاق اڑانے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے اسلام کے سب سے بڑے شعار (کلمہ طیبہ) پر ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا۔ سینوں پر، کاروں پر، دیواروں پر، مکانوں پر دھڑا دھڑ کلمہ طیبہ کے بیج اور بورڈ لگانے لگے۔ راقم الحروف نے قادیانیوں کی اس سازش کی اصلیت سے پردہ اٹھانے کے لئے مارچ ۸۵ء میں رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" لکھا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس میں قادیانیوں کے مستند حوالوں سے بتایا گیا کہ قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں۔ پہلی بعثت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ہوئی۔ اور تیرہویں صدی تک اس کا دور رہا۔ ۱۳۰۱ھ سے محمد رسول اللہ کی دوسری بعثت کا دوسرا دور شروع ہوا تو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی۔ اس لئے مرزا قادیانی بروزی طور پر (نعوذ باللہ) بعینہٖ محمد رسول اللہ ہے اور اسے "محمد رسول اللہ" کے تمام اوصاف وکمالات، آپ کی نبوت اور نبوت کے تمام حقوق حاصل ہیں۔ اس لئے قادیانی کلمہ کا مفہوم، اسلامی کلمہ سے مختلف ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ کے قادیانی مفہوم میں مرزا بھی شامل ہے۔ بلکہ وہ خود بروزی طور پر "محمد رسول اللہ" ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کوئی شخص حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا و علیہما الصلاۃ والسلام) کا کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ کیونکہ ان کا کلمہ اور دین منسوخ ہوچکا۔ اسی طرح قادیانی عقیدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" بھی منسوخ ہے اور اس کلمہ کے پڑھنے والے کافر ہیں۔ جب تک "محمد رسول اللہ" کے قادیانی ایڈیشن پر ایمان لاکر مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ مانیں۔ مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہما السلام) کی پیروی موجب نجات نہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نجات نہیں کیونکہ مرزا قادیانی کو مانے بغیر دین اسلام مردہ ہے۔ لعنتی ہے، قابل نفرت ہے۔

اس چھوٹے سے رسالے سے نہ صرف قادیانیوں کی کلمہ مہم دم توڑ گئی اور قادیانیت کے اصل رخ سے پردہ اٹھ گیا بلکہ اس کا بھی صحیح اندازہ ہوگیا کہ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیش کردہ "دین مرزائیت" کے درمیان وہی فاصلہ ہے جو اسلام اور یہودیت کے درمیان یا اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ حق تعالیٰ شانہ تمام گمراہ کن فتنوں سے امت اسلامیہ کی حفاظت فرمائیں۔

قادیانی محمد رسول اللہ

مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ ص ۳، روحانی خزائن۔ ص ۲۰۷ ج ۱۸ مطبوعہ ربوہ)

محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں

مرزا کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا، پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد رسول اللہ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے۔ یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی تیرہویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے......"

(روحانی خزائن۔ ص ۲۰۷، ج ۱۶)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثتیں ہیں یا

بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا' جو مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔"

(روحانی خزائن۔ ص۲۴۹' ج۱۷)

مرزا بعینہ محمد رسول اللہ

چونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کمالات کے ساتھ مرزا کی بروزی شکل میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا' اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا' یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا' پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا' درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ۔ ص۱۷۱' روحانی خزائن۔ ص۲۵۸' ج۱۶)

اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۳۶

"اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور مرزا غلام احمد قادیانی اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ کہ صار وجودی وجودہ۔"

(کلمۃ الفصل۔ ص۱۰۴' مولفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان' مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

"صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا"

(اخبار الفضل قادیان۔ ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء)

"اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا غلام احمد قادیانی میں

جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور یہ کہ مرزا کا روپ دھار کر خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیاں میں آئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات وامتیازات بھی مرزا کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"

(ایک غلطی کا ازالہ۔ ص۱۰' روحانی خزائن۔ ۲۱۲' ج۱۸)

"خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے' بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر۳ شمارہ نمبر۳۷ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۷ ایڈیشن نہم۔ لاہور)

گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر' میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام' کام' آمد' مقام' مرتبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں' یا یوں کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے' ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۹' ایڈیشن نہم لاہور)

مرزا خاتم النبیین

جب قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قادیانی بعثت' جو مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی' بعینہ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔

ملاحظہ ہو:

"میں بارہا بتلاچکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں' اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ۔ ص۱۰۔ روحانی خزائن ص۲۱۲' ج۱۸)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں' اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح۔ ص۵۶' روحانی خزائن۔ ص۶۱' ج۱۹)

مرزا افضل الرسل

"آسمان سے کئی تخت اترے گر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام۔ مندرجہ تذکرہ طبع دوم۔ ص۳۴۶)

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے' اور

اسی لئے ہمارا نام آدم' ابراہیم' موسیٰ' نوح' داؤد' یوسف' سلیمان' یحییٰ' عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفا ت میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰۔ مطبوعہ ربوہ)

فخر اولین و آخرین

روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ(یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ' ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے' اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں' اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا"۔

(الفضل قادیان۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء قادیانی مذہب ص ۲۱۱ طبع نہم ۔لاہور)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

اسی پر اکتفا نہیں' بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) کی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ملاحظہ ہو:

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے' جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی' پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا' بلکہ حق یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات تک کی طرح ہے"۔

خطبہ الہامیہ۔ ص ۱۸۱' روحانی خزائن ص ۲۷۱' ج ۱۶)

خطبہ الہامیہ

مندرجہ بالا اقتباس مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب "خطبہ الہامیہ" کا ہے۔ اور "خطبہ الہامیہ" کی عظمت قادیانیوں کی نظر میں کیا ہے؟ اس کا اندازہ مرزا بشیر احمد کی درج ذیل عبارت سے کیا جاسکتا ہے:

"اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے جو خدا کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ پر مسیح موعود کو عطا ہوا جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے۔ پس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ اس کا ہر ایک فقرہ الہامی شان رکھتا ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ پر حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں: "جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"۔ اسی طرح صفحہ ۱۸۱ میں لکھا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق نہیں رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے"۔ ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسیح موعود کوئی معمولی شان کا انسان نہیں ہے بلکہ امت محمدیہ میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر (بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت پر بھی۔ ناقل) فوقیت لے گیا ہے"۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۳۰' ۱۳۱۔ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا اس جہاں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ہلال اور بدر کی نسبت

اور قادیانی ظہور کی افضلیت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا کہ مکی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانے میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن اور منور ہو گیا۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے' خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو(یعنی چودھویں صدی)"۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴۔ روحانی خزائن ص ۲۷۵' ج ۱۶)

"آنحضرت کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا۔ لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے"۔

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۳ شمارہ ۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۴)

بڑی فتح مبین

اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریمؐ کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت زیادہ اور بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت ہو"۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳' ۱۹۴۔ روحانی خزائن ص ۲۸۸' ج ۱۶)

روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہاء

یہ بھی کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور قادیانی ظہور کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ تھا' بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی"۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷' روحانی خزائن ص ۲۶۶' ج ۱۶)

ذہنی ارتقاء

یہ بھی کہا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تھا

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا...... اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے' نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی' اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا"۔

(ریویو' مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶ اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے کافر

جب قادیانی عقیدہ یہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی شان میں (نعوذ باللہ) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے تو یہ بھی ضروری ہوا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان نہ ہوں' گویا مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر یہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" باطل ٹھہرے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

" اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' آپ کا انکار کفر نہ ہو"۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۴۶' ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ' اپریل ۱۹۱۵ء)

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا' اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

قادیانی کی پیروی ہی مدار نجات ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"ان کو کہہ! کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تاکہ خدا بھی تم سے محبت کرے"۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۵۲ء' روحانی خزائن۔ ص ۸۵ ج ۲۲ نیز دیکھئے تذکرہ طبع دوم صفحات ۳۹' ۷۹' ۸۱' ۲۰۵' ۲۷۷' ۳۴۰' ۳۶۳ ۳۷۸' ۳۹۵' ۳۹۵' ۴۳۰' ۴۳۴)

"خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا:

سلام علیٰ ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّیٰ...... یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تاکہ نجات پاؤ"۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۷' ۳' روحانی خزائن ص ۴۲۰ ج ۱۷)

"اور یہ بھی فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّیٰ۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے معنی یہ ہیں کہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ"۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۸' روحانی خزائن ص ۴۲۰' ۴۲۱ ج ۱۷)

"ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّیٰ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا"۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۲ مطبوعہ قادیاں روحانی خزائن ص ۴۲۱ ج ۱۷)

"چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا..... اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا' جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مرزا بشیر احمد ایم اے)

"تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا"۔

(محمد علی لاہوری قادیانی۔ منقول از مباحثہ راولپنڈی' ص ۲۴۰)

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔

(آئینہ صداقت ص ۳۵' از مرزا محمود احمد قادیانی)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں' کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے"۔ (انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا محمود احمد قادیانی)

(جاری ہے)

بہترین ذائقے کی عظیم الشّان روایت
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
مفرّح پھلوں، مؤثر جڑی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا جانے والا
حکمت و مہارت کا شاہ کار، رُوح افزا، جسم و جاں کو گرمی کی
شدّت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مخصوص و منفرد ذائقے اور بے مثال خواص کی
وجہ سے خوش ذوق شائقین کی اوّلین پسند رُوح افزا
— اس صدی کا سب سے بہتر مشروب
رُوحِ ثقافت
رُوح افزا
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
ROOH AFZA
ADARTS - HRA - 1/94

اخبارِ ختم نبوت

مجاہد اسلام غلام غوث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی بڑی بیٹی کا سانحہ ارتحال

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی کی بڑی بیٹی گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں مرحومہ بفہ کے معروف سیاسی و سماجی شخصیت جناب محمد داؤد صاحب کی خوش دامن اور پروفیسر محمد ادریس مفتی' المعروف نواسہ ہزاروی کی خالہ تھیں مرحومہ کے جنازہ میں علاقہ ہزارہ کے علماء کرام اور مشائخ نے شرکت کی اسی سلسلہ میں ایک تعزیتی اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اور ایک تعزیتی اجلاس اسلام آباد دفتر ختم نبوت میں ہوا جس میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے شرکت کی اور مرحومہ کے لئے بلندی درجات کی دعا کی نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اسلام آباد کے مبلغ جناب اورنگ زیب اعوان مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممبر شوریٰ مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد اور قاری محمد امین صاحب دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی نے پروفیسر محمد ادریس مفتی سے ملاقات کرکے ان کی خالہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور بلندی درجات کی دعا کی۔

نبی کریم ﷺ کی خاطر مسلمان سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں' سب تحصیل بیلی میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے علما کرام کا خطاب

راولپنڈی۔سب تحصیل چک بیلی راولپنڈی میں ۱۳ اپریل کو صبح نو بجے تا عصر تک ایک عظیم الشان کانفرنس زیر اہتمام سپاہ صحابہؓ سلواں ہوئی جس میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام نے خطاب فرمایا تمام علماء کرام نے متفقہ طور پر اس بات کا اعادہ کیا کہ نبی کریم ﷺ کی عزت ناموس کی خاطر مسلمان سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیں گے کانفرنس میں مقررین نے حکومت کو واضح کیا کہ اگر حکومت نے توہین رسالت قانون میں ترمیم کرنے کی کوشش کی تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے نیز علماء کرام نے عوام الناس کو اس بات سے بھی آگاہ کیا اور کہا کہ عوام الناس خبردار رہیں قادیانیوں نے مسلمانوں کو ایک بار پھر قادیانی بنانے کی بھرپور انداز سے کوشش شروع کی ہے جسے ناکام بنانا ہم سب مسلمانوں کا دینی فرض ہے کانفرنس میں حکومت سے کہا گیا کہ حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں پر فوری پابندی عائد کرے اور ڈش انٹینا کے ذریعہ جو تبلیغ ہو رہی ہے اس پر بھی پابندی عائد کرے نیز توہین رسالت کے قانون میں کوئی ترمیم نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ صحابہؓ کرام کے خلاف جو کچھ ملک میں تقسیم ہو رہا ہے اور چھپ رہا ہے اس کو فوری طور پر ضبط کرے کانفرنس سے سید چراغ الدین شاہ' مولانا عبدالغفار انصاری' مولانا محمد عیسیٰ صاحب' مولانا محمد علی صدیقی قاری محمد افتخار مولانا محمد مقصود صاحب نے خطاب کیا۔

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس حاجی بلند اختر نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ابن مسعود ہاشمی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا میاں عبدالرحمان' قاری محمد زبیر سمیت کئی ایک عہدہ داروں نے شرکت کی۔

اجلاس میں حکومت کی طرف سے گستاخان رسالت کو نوازنے کی پالیسی' ناموس رسالت کے قانون کو برقرار رکھنے' اسلامی شقوں کو برقرار رکھنے سے متعلق واضح اعلان نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا گیا' اور کہا گیا کہ چونکہ حکومت نے تحریک تحفظ ناموس "رسالت" ﷺ میں شامل پینتیس دینی' سیاسی' سماجی جماعتوں کے متفقہ مطالبہ کو پذیرائی نہیں بخشی لہٰذا تحریک تحفظ ناموس رسالت کی طرف سے ۲۹ مئی کو ملک گیر ہڑتال کی اپیل کی بھرپور تائید کی گئی۔ اور ملک بھر کے تاجروں سے کہا گیا کہ جہاں کاروباری ادارے اور انجمنیں اپنے مطالبات کیلئے ہڑتال کرتے ہیں انہیں سرور کائنات ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے بھرپور ہڑتال کرنی چاہئے تاکہ ارباب اقتدار قانون تحفظ ناموس رسالت پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر سکیں

آزاد کشمیر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابیاں

آزاد کشمیر خصوصاً" ضلع کوٹلی قادیانیوں کی جارحانہ' اسلام دشمن سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ صرف کوٹلی میں قادیانیوں کی تیرہ عبادت گاہیں' ہسپتالوں اور کالجز میں قادیانیوں کی بھرمار خصوصاً" بارڈر لائن کے قریبی تمام علاقے قادیانیوں کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قائدین کو کہ انہوں نے بروقت قادیانی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور عوام الناس کو چہرہ قادیانیت سے روشناس [illegible] کے لئے پورے آزاد کشمیر کے دورے کے مختلف مقامات پر اجتماعات سے خطابات کئے پورے آزاد کشمیر میں جماعت کے لٹریچر کو پھیلایا اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم شامل حال رہا اور اب الحمدللہ کوٹلی شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم ہو چکا ہے گزشتہ دنوں ضلع کوٹلی کی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوٹلی کے عہدیدار درج ذیل ہیں۔

امیر۔جناب مفتی محمد عارف

نائب امیر۔جناب مولانا محمد یوسف

ناظم اعلیٰ۔جناب محمد عارف زاہدی

نائب ناظم اعلیٰ۔جناب جمیل احمد مغل

نائب تبلیغ۔جناب محمد یونس جلالی

خازن۔جناب حاجی عارف مغل

ناظم دفتر۔جناب محمد آزاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوٹلی کے عہدیداروں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اب انشاء اللہ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو مزید نہیں پنپنے دیا جائے گا اب آزاد کشمیر کی سرزمین قادیانیوں کا قبرستان ثابت ہوگی۔ فتنہ قادیانیت سے متعارف ہونے کے بعد اب ضلع کوٹلی کے عوام میں قادیانیوں سے شدید نفرت اور بیزاری پائی جاتی ہے' راولا کوٹ' جھنگ' پلندری' میرپور اور مظفر آباد میں بھی فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری ہے

ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
دادابھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ۔ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظّم واردات پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ ملکِ عزیز کو دشمن تباہ کن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آیئے دیکھیے اِن پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

① اِسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید ۱۹۶۳ء-۱۹۶۴ء صفحہ ۳۵) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ طاہر لاہور ج ۵ ش ۲۳ صفحہ ۱۵)

② اِسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

① مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ "اکھنڈ ہندوستان" بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء)

② مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اِس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

① امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

② حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں "امریکی سفارت کار رول" کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جس کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (حالیہ اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دُنیا بھر کے یہودی، مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظّم سازشوں میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظّم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرونِ مُلک بھجوا رہی ہے۔ اِن تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمّے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)**